عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۹ | ۲تا۸ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶تا۲۲/مئی ۲۰۱۰ء | شمارہ:۱۹

قضاوقدر کے فیصلے

ختم نبوت کی برکتیں

رشوت ایک سنگین جرم

زاہد اتسبیح میں زنار کا ڈورانہ ڈال

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ٹی وی رکھنے والا مستحق زکوٰۃ نہیں

محمد اکبر مدنی، کراچی

س:...... زید شادی شدہ اور ایک بچے کا باپ ہے، اس کی ماہانہ تنخواہ صرف چار ہزار روپے ہے فلیٹ کا کرایہ بھی دینا ہوتا ہے اور اخراجات زندگی بھی پوری کرنی ہوتی ہے، اگر زید اور اس کی بیوی گھر میں ٹی وی رکھتے ہوں اور زید نماز فجر گھر پر ہمیشہ پڑھتا ہو تو کیا وہ مستحق زکوٰۃ ہے؟

(۲) کیا زید کو بیان کردہ حقائق کی روشنی میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

ج:...... ٹی وی چونکہ ضرورت اصلی سے زائد ہے، اس لئے اس غیر ضروری مگر قیمتی چیز رکھنے والا انسان غریب اور مستحق زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر اس آدمی کو یا اس کے گھر والوں کی زکوٰۃ سے مدد کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ کیا جائے کہ جو اس ٹی وی کا مالک ہو، اس کو تو زکوٰۃ نہ دی جائے، اس کے علاوہ گھر کے افراد میں سے کسی دوسرے کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ مالک بن کر تمام گھر والوں پر خرچ کرے۔

(۲) اس کا جواب بھی اوپر آ گیا ہے۔

غسل جنابت میں تاخیر کرنا

محمد یوسف، راولپنڈی

س:...... جنابت کی حالت میں غسل نہ کرنے والے کے بارے میں اسلام کیا حکم جاری کرتا ہے؟ ایسے شخص کو کون کون سے اعمال نہیں کرنے چاہئیں؟

ج:...... ناپاکی کی حالت میں نماز، قرآن وغیرہ نہیں پڑھ سکتا، مسجد نہیں جاسکتا اور جو لوگ ناپاکی کی حالت میں دیر تک رہتے ہیں، ان پر جنات اور شیطان حملہ کرتے ہیں، ان کے گھر میں بے برکتی ہوتی ہے، اس لئے جنابت کے بعد فوراً غسل کیا جائے۔

س:...... اگر کوئی شخص اپنی سالی سے بوس و کنار اور ہم بستر ہو تو (یعنی زنا کرے) کیا اس شخص کے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا، ایسا کرنا اسلام میں کیسا ہے؟ تفصیلاً جواب دیں۔

ج:...... بہت ہی گھناؤنا فعل اور گناہ کبیرہ ہے، مگر اس سے بہرحال نکاح نہیں ٹوٹتا۔

نافرمان بیٹے کو عاق کرنا

عبدالحق، کوئٹہ

س:...... کیا کوئی مسلمان شخص اپنے ناخلف، نافرمان، بات بات پر بے عزتی کرنے والے بیٹے کو اپنی زندگی میں ہی اپنے تمام اثاثوں سے محروم یا عاق کرسکتا ہے؟

ج:...... ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے تاہم اگر ایسا کیا گیا تو وہ محروم نہیں ہوگا۔

س:...... کیا کوئی مسلمان شخص اپنی زندگی میں عدالت جاکر یہ وصیت کرسکتا ہے کہ اس کے اثاثوں میں سے کچھ بھی اس کے بیٹے کو نہ دیا جائے بلکہ راہِ خدا میں خرچ کردیا جائے؟

ج:...... اس کی ایسی وصیت کرنا خلافِ شریعت ہے۔

س:...... ایک نافرمان، گستاخ، حقوق شوہر ادا نہ کرنے والی، زبان دراز بیوی کو بُرائی سے روکنے پر جھگڑا ہو اور شوہر دو بار یہ کہے: ”تمہارا علاج یہی ہے کہ تمہیں طلاق دی جائے“ وہ اسے طلاق بنا کر اپنی اولاد اور اپنے شوہر کے لواحقین کو بھڑکائے، شوہر سے ملنے نہ دے یا وہ بد ہنائے نفرت نہ ملیں اور جو گزشتہ ۱۴ سال سے ازدواجی حقوق کی ادائیگی تو کجا بات تک نہ کرے، کیا وہ کسی قسم کے حصے کی حق دار ہے؟ اس سے چھٹکارے کا کیا طریقہ شریعت بتاتی ہے؟ شوہر اس لئے خاموش رہا ہے کہ بچے چھوٹے ہیں، پڑھ رہے ہیں۔ اب وہ ملازم ہیں ان کا اپنا حلقہ ہے، وہ اس عمل سے رسوا ہوں گے، اب جبکہ اولاد ہی مدمقابل آگئی ہے تو وہ بندہ کیا کرے؟ کیا ان کو مکان سے نکالنا جائز ہے، جبکہ وہ خود تمام اخراجات برداشت کرسکتے ہیں؟

ج:...... اس طرح کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، تاہم وہ موصوفہ ان کی اہلیہ ہے اور اگر اس نے اپنے شوہر کے حقوق ادا نہیں کئے تو اس کا وبال اس پر ہوگا، تاہم آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

س:...... بیوی کو بعد از مرگ پنشن سے محروم کرنا جائز ہے؟ جبکہ اس کا کفالت کا کوئی مسئلہ نہ ہو، وہ مالدار ہو؟

ج:...... بعد از مرگ کی پنشن جب آپ کی ملکیت ہی نہیں تو اس میں تصرف کا کیا معنی؟

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۹ — ۲ تا ۸ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۲۰۱۰ء — شمارہ: ۱۹

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں پر اظہار تشکر	۵	اداریہ
ختم نبوت کی برکتیں!	۷	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
زاہد التسلیح میں زنار کا دورانہ ڈال	۱۳	مولانا محمد ازہر مدظلہ
قضاء و قدر کے فیصلے!	۱۵	قاری عبدالرشید، حیدرآباد
انوار نبوت	۱۸	ابو مریم
رشوت... ایک سنگین جرم	۱۹	ڈاکٹر مفتی عمران الحق کلیانوی
نعت رسول مقبول!	۲۱	اقبال سہیل اعظمی
ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم	۲۲	رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری
اسلام اور قادیانیت... تقابلی جائزہ	۲۳	مولانا غلام رسول دین پوری

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

حوضِ کوثر کے برتنوں کا بیان

''ابو سلام الحُبشی کہتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، چنانچہ مجھے ڈاک کی سواری پر سوار کیا گیا، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: امیر المؤمنین! ڈاک کی سواری پر سوار ہونا میرے لئے بڑی مشقت کا باعث ہوا۔ فرمایا: ابو سلام! میرا مقصد آپ کو مشقت میں ڈالنا نہیں تھا، لیکن مجھے ایک حدیث پہنچی جو حوضِ کوثر کے بارے میں آپ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میں وہ حدیث آپ سے بالمشافہ سننا چاہتا تھا۔ ابو سلام نے کہا کہ: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض عدن سے عمان بلقاء تک ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں سے زیادہ تعداد میں ہیں، جو شخص اس سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ سب سے پہلے جو لوگ میرے حوض پر آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے کچیلے ہیں، جو ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے، اور جن کے لئے گھروں کے دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی ان کو گھروں میں آنے کی اجازت نہیں ملتی)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لیکن میں نے تو ناز پروردہ عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے گھروں کے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، میں نے عبدالملک بن مروان خلیفہ کی بیٹی شہزادی فاطمہ سے نکاح کر رکھا ہے، میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک بال پراگندہ نہ ہو جائیں سر نہیں دھویا کروں گا، اور جب تک کپڑے میلے کچیلے نہ ہو جائیں کپڑے صاف نہیں کیا کروں گا۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۶۷)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حوض کوثر کے کوزوں کی تعداد کتنی ہوگی؟ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! کہ اس کے جام اس سے زیادہ تعداد میں ہیں جس قدر کہ تاریک اور صاف رات میں آسمان پر ستارے نمودار ہوتے ہیں، یہ جنت کے جام ہوں گے، جو شخص ان سے پی لے گا مدۃ العمر کبھی اس کو پیاس نہیں لگے گی۔ حوض کوثر کا عرض اتنا ہے جتنی کہ عمان سے ایلہ تک کے درمیان مسافت ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۶۷)

حوضِ کوثر کے طول و عرض کے بارے میں احادیث شریفہ میں مختلف تعبیریں آئی ہیں، ان سے مقصود اس کے طول و عرض کی کثرت کو بیان کرنا ہے، تحدید مقصود نہیں۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ایسے نبیوں کے پاس سے گزرتے تھے جن کے ساتھ ایک قوم تھی، اور بعض ایسے نبیوں کے پاس سے گزرتے تھے جن کے پاس ایک گروہ تھا، اور بعض ایسے نبیوں کے پاس سے گزرتے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، یہاں تک کہ آپ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ کون ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ: یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے، لیکن اپنا سر اُٹھا کر دیکھئے! آپ صلی اللہ علیہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

وسلم نے دیکھا تو ایک بہت ہی بڑا مجمع تھا جس نے اِدھر اُدھر افق کو بھر رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے، اور ان کے سوا آپ کی اُمت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی ج:۲ ص:۶۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان فرما کر اندر تشریف لے گئے، اور نہ تو صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہوں گے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اس کی وضاحت فرمائی۔ (اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان اس موضوع پر گفتگو ہونے لگی کہ یہ کون حضرات ہوں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے) پس بعض نے کہا کہ: یہ لوگ ہم ہی ہیں (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا واسطہ ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و صحبت سے مشرف ہوئے)۔ اور بعض نے کہا کہ: یہ ان لوگوں کی اولاد ہے جو فطرتِ اسلام پر پیدا ہوئے (اور کبھی کفر و شرک سے ملوّث نہیں ہوئے)۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے، جھاڑ پھونک نہیں کراتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رَبّ پر (کامل) توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: ہاں! تم انہی میں سے ہو۔ پھر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا کہ: میں بھی ان میں سے ہوں؟ فرمایا: عکاشہ اس بات میں تجھ سے سبقت لے گیا!''

(جاری ہے)

اداریہ

کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں پر

اظہارِ تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔“ (ابوداؤد، واللفظ لہ ج:۲، ص:۲۲۸، ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کے مطابق کئی بدنصیبوں نے جھوٹی نبوت کے دعوے کئے۔ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے یمن میں اسود عنسی کو جہنم رسید کیا، جبکہ مسیلمہ کذاب اور اس کے اتباع واذناب کی سرکوبی کے لئے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی زیر کمان لشکرِ اسلام روانہ فرمایا، جس نے اس جھوٹے مدعی نبوت کو اس کے لاؤ لشکر سمیت حدیقۃ الموت میں تہہ تیغ کیا۔

جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ جھوٹے مدعی نبوت کو قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ امت مسلمہ نے سارقین ختم نبوت کا ہر دور میں تعاقب کیا اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں انگریز سرکار کی شہ پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا، اپنے آپ کو نبی و رسول بلکہ محمد رسول اللہ باور کرایا، اپنے پیروکاروں کو صحابی رسول اور اپنی بیویوں کو امہات المومنین قرار دیا اور اپنے اہل خانہ کو اہل بیت کے نام سے موسوم کیا۔ مسلمانوں کو پکے کافر، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، مشرک، کتوں اور خنزیروں کی اولاد کہا۔

انگریز کے خودکاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کو رائج کرنے کے لئے اسلام اور اسلامی عقائد کا مثلہ کیا، قرآنی آیات پر تحریف کا

تیشہ چلایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات وخصائص کو اپنی ذات پر منطبق کرنے کی ناکام کوشش کی، متواتر احادیث اور جہاد کا انکار کیا اور ساری عمر انگریزی حکومت کی اطاعت وفرمانبرداری میں رطب اللسان رہا۔ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بڑے طمطراق سے بیسیوں تحدی آمیز دعوے کئے۔ بالآخر ۱۹۰۸ء میں ہیضہ کی منہ مانگی موت سے جہنم واصل ہوا۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی کی قادیانیت نوازی سے ربوہ (موجودہ چناب نگر) کو قادیانی اسٹیٹ بنالیا گیا، جہاں کوئی مسلمان قادیانیوں کے خلاف دم نہیں مار سکتا تھا۔ قادیانی ربوہ میں پاؤں جمانے کے بعد پورے پاکستان خصوصاً بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کے خواب دیکھنے لگے۔ ان حالات میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر اکابرین علمائے دین نے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلائی، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے ان کے مکروہ عزائم کے سامنے بند باندھا۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کی حماقت سے پھر تحریک ختم نبوت شروع ہوئی، جس نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر امت مسلمہ کے وجود سے اس ناسور کو کاٹ کر الگ کردیا گیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس متفقہ فیصلہ کو مرزائیوں نے آج تک تسلیم نہیں کیا بلکہ بدستور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں۔

اس پس منظر میں مسلمانوں کو بیدار کرنے اور انہیں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کے لئے اکابر علمائے امت نے بڑی محنت اور جدوجہد کی ہے، مگر افسوس کہ مسلمانوں کی موجودہ نسل کی اکثریت قادیانی مسئلہ کی سنگینی سے ناآشنا ہے۔ اس لئے قادیانیوں کی دھوکہ دہی، فریب اور دجل وتلبیس کا شکار ہوجاتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملک بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور امت مسلمہ، خصوصاً نوجوان نسل کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور ان کے ارتدادی ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنے اور ان کی حمیت ایمانی کو بیدار کرنے کے لئے ملک بھر کے معروف اور بڑے شہروں میں کانفرنسیں کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کی روشنی میں گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ملک بھر میں ضلعی اور صوبائی سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا جال بچھادیا گیا، اس سال مارچ و اپریل: دومہینوں کی مختلف تاریخوں میں خانیوال، پاکپتن، ساہیوال، جھنگ، نارووال، سیالکوٹ، لاہور، مانسہرہ، ہری پور، اٹک، گوجرانوالہ اور دوسرے اہم مقامات پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں، اسی طرح ایبٹ آباد، بہاول پور، سکھر، ٹنڈوآدم میں بھی اہم کانفرنسیں ہوئیں۔ کوئٹہ، لورالائی اور ژوب میں کانفرنسیں ہونا ہنوز باقی ہیں۔

ان عظیم الشان کانفرنسوں کے لئے مجلس کے مبلغین اور کارکنان ختم نبوت شب وروز متحرک رہے اور ان شہروں کے مضافات کی گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ پہنچ کر مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع کیا، اسی طرح ملک کی دیگر مذہبی جماعتوں: جمعیت علماء اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت اہل حدیث، جماعت اہل سنت، پاکستان شریعت کونسل، ختم نبوت یوتھ فورس کے قائدین اور مخلص کارکنان نے بھی اس مشن کے لئے اپنا بھرپور تعاون فراہم کیا۔ سیالکوٹ، سکھر اور ایبٹ آباد کے اجتماعات کو تاریخی قرار دیا گیا، جن میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے لاکھوں افراد کی حاضری تھی۔ یہ سب عقیدہ ختم نبوت سے امت کی وابستگی، مسئلہ ختم نبوت کی برکت اور اکابرین کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اللہ جل شانہ تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں اکابرین ختم نبوت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

برکاتِ ختم نبوت

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ضبط و تحریر: بنت ناصر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما۔“

”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون وفی روایۃ ثلاثون دجالون انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔“

میرے انتہائی واجب الاحترام حضرات علماء کرام، برادران اسلام! میرے لئے بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ آج آپ دوستوں سے ملاقات کی توفیق ہوئی۔ حضرت مولانا یحییٰ مدنی دامت برکاتہم نے حکم فرمایا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔

ختم نبوت رسول کریم ﷺ کی خصوصیت

اللہ جل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اس سلسلۂ نبوت کو ختم فرمایا، جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی تھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں:

”فضلت علی الانبیاء بست فاعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطہوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔“

اس حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کے مسئلے کو اپنی خصوصیت قرار دیا ہے۔ خصوصیت کہتے ہیں: ”یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ“ (اس میں پائی جائے اور اس کے ماسوا میں نہ پائی جائے) خدانہ کرے کوئی آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے، گویا اس خصوصی وصف کو، آپ کے خصوصی امتیاز کو، آپ کے خصوصی تمغے کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھیننا چاہتا ہے اور یہ بہت بڑا جرم ہے۔

ختم نبوت، قرآن کریم واحادیث مبارکہ سے ثابت ہے

ختم نبوت کے مسئلے کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سو آیتیں نازل کیں، یہ دین کا انتہائی اہم مسئلہ ہے بعض میں صراحت کے ساتھ، بعض میں دلالۃ النص کے ساتھ اور بعض میں اشارۃ النص کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آج سے بہت عرصے پہلے مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ نے مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے حکم پر ایک کتاب ”ھدیۃ المھدیین فی تفسیر آیۃ خاتم النبیین“ لکھی۔ اس کے تیسرے حصے کئے۔ پہلے حصہ میں ۹۹ آیتوں سے ختم نبوت پر استدلال کیا، دوسرے حصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی احادیث کو بیان کیا، اس حصے کو پڑھ کر صاحب ذوق آدمی ہو تو دل پگھلنے لگتا ہے کہ کس طرح پہلو بدل بدل کر ختم نبوت کے مسئلے کو سمجھانے کی کوششیں کی ہیں۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے ۲۱۰ احادیث جمع کیں، اس وقت احادیث کے موسوعے (انسائیکلوپیڈیا) چھپے نہیں تھے۔ مسودے عام نہیں ہوئے تھے، آج کوئی صاحب ذوق موسوعات سے استفادہ کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی احادیث کو جمع کرنا چاہے تو ۲۱۰ احادیث کے بجائے اس سے دو چند احادیث کا ملنا یقینی ہے۔

ختم نبوت کے صدقے ہمیں ”اجماع“ ملا

پہلی امتوں میں انبیاء کے آنے کا سلسلہ تھا، نبی اللہ کی ذات وقدرت کا ترجمان ہوتا ہے جو مسئلہ بیان کرے وہ بھی شریعت، نبی کے سامنے جو کام کیا جائے وہ بھی شریعت، اللہ نے آپ کی ذات کو ختم نبوت کے سلسلے کے لئے پسند فرمایا، جو قرآن سے ثابت ہو وہ بھی دین، جو احادیث سے ثابت ہو وہ بھی دین، آپ کی امت جس پر متفق ہو جائے وہ بھی دین، ختم نبوت کے صدقے اس امت کے اجماع کو بھی دین فرمایا، سب سے پہلا اجماع محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہوا۔ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن، احادیث اور اجماع سے بھی ثابت ہے۔

قرآن کریم کی حفاظت بھی ختم نبوت کی وجہ سے ہے

قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ رب العزت نے اس دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے، ہر نبی پر وحی ہوتی ہے، اللہ نے بعض نبیوں کو کتابیں دیں، بعض انبیاء کو صحائف دیے، کسی نبی کی کتاب محفوظ نہیں، صحیفہ محفوظ نہیں، لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب قرآن مجید ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے وحی غیر

متلو (احادیث) کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا، اب فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آسمانی کتابیں بھی منجانب اللہ، قرآن بھی منجانب اللہ ہے، وہ کتابیں بھی منزل من السماء (آسمان سے اتاری ہوئی) ہیں۔ قرآن بھی منزل من السماء ہے، ادھر رہا کچھ نہیں... ادھر گم کچھ ہوا نہیں۔ قرآن کا محفوظ ہونا صدقہ ہے ختم نبوت کا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو قرآن محفوظ نہ ہوتا، جو حال ان کتابوں کا ہے وہی حال قرآن کا ہوتا، اگر آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی ہوتا تو قرآن کی تلاوت نہ ہوتی، اس کی تلاوت کا ہونا صدقہ ہے محمد عربی کی ختم نبوت کا۔

ہمارا مسلمان ہونا بھی ختم نبوت کی وجہ سے ہے

آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے یہودی، مسیح علیہ السلام کو ماننے والے عیسائی، جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتے ہیں ان کو "مسلمان" کہتے ہیں، کوئی نیا نبی بنا ہوتا تو ہم مسلمان شمار نہ ہوتے، آج ہم مسلمان ہیں تو یہ بھی صدقہ ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔

حدیث میں آتا ہے:

"امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور میں تمہارا حصہ ہوں۔"

یہ ختم نبوت کا ہی فیض ہے، اگر کسی نئے نبی کو نبوت سے سرفراز ہونا ہوتا تو آج ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں شمار نہ ہوتے اور آپ ہمارا حصہ شمار نہ ہوتے۔ بھائیو! ذرا اس سعادت کی طرف نظر کریں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے سامنے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پڑھی گئی تو درخواست کی کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنادیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے نوازا ہے جس کے حصول کے لئے انبیاء علیہم السلام دعا کرتے تھے، یہ بھی صدقہ ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔

تبلیغ کا کام بھی ختم نبوت کے طفیل ہمیں ملا ہے

تبلیغ کے بڑے مولانا حاجی عبدالوہاب صاحب سے لے کر اس وقت آپ کی میری کسی بھی مسجد میں کوئی نمازی ۳ دن کا ارادہ کرے وعدہ بھی نہ کرے، ابھی تھوڑا سا مانوس ہوا ہے تبلیغ سے، حاجی عبدالوہاب صاحب سے لے کر امت کا ہر آدمی یہ کہتا ہے کہ تبلیغ نبیوں کا کام ہے، تبلیغ کا کام ختم نبوت کے صدقے میں امت کو دیا۔ قرآن مجید جو امت کے پاس ہے یہ صدقہ ہے ختم نبوت کا، تبلیغ صدقہ ہے ختم نبوت کا، آج ہم اور آپ مسلمان ہیں بھائیو! یہ بھی صدقہ ہے ختم نبوت کا پہلے نبیوں کی وحی محفوظ نہیں اللہ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک اشارے کنائے کو محفوظ کر دیا یہ بھی صدقہ ہے محمد عربی کی ختم نبوت کا۔

ختم نبوت کا کام دین کے سب کاموں پر مقدم ہے

برادران عزیز! ذرا غور کریں، اس امر کی طرف کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد، صدقہ، خیرات، مسجد بنانا، مدرسہ بنانا، صلہ رحمی کرنا، چھوٹے پر رحم کرنا، بڑے کا احترام کرنا، ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھنا، یتیموں کی پرورش کرنا، ان تمام فرائض کا تعلق آپؐ کے حکم اور اطاعت سے ہے جبکہ ختم نبوت کا تعلق آپؐ کی ذات اقدس سے ہے یہ جتنے فرائض ہیں یہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام ہیں،، جس طرح اعضاء و جوارح پر ذات مقدم ہوتی ہے تمام چیزوں پر حضور اکرم کی عزت و ناموس مقدم ہے۔ آپ اور میں نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اللہ مجھے بھی توفیق دے اور آپ کو بھی توفیق دے، اگر ہم عزت و ناموس کی حفاظت کی طرف متوجہ نہیں تو ڈر ہے کہ یہ ساری نیکیاں لپیٹ کر منہ پر نہ ماری جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی فکر ہے تو پھر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کے صدقے میں ہماری نیکیوں کو چمکا دے گا جیسا سونے کو چمکا دیتا ہے۔

قادیانیوں سے تعلق رکھنے کا وبال

میں اگر دن کو تبلیغ کرتا ہوں اور رات کو میرا اٹھنا بیٹھنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ہے تو اس کی کم از کم نحوست یہ ہوگی کہ کل قیامت کے دن مجھے آپ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔

ابھی حضرت (مولانا محمد یحییٰ مدنی صاحب نے فرمایا کہ دین کے جتنے شعبے ہیں، ان کی خدمت دین کی خدمت ہے، لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خدمت براہ راست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہے۔

اب میں دلائل کے بجائے واقعات بیان کرتا ہوں، دلائل سے مسئلہ واضح ہو جاتا ہے اور واقعات سے ذہن سازی ہوتی ہے۔

ایک واقعہ: جوڑ کہاں ہوتا ہے؟

چولستان کے قریب بہاولپور کے علاقے جانا ہوا، وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے، اس کو ایک مرتبہ تبلیغ میں جانا ہوا، اتنا نیک آدمی ہے اگر اس کے متعلق قسم کھائی جائے ساری زندگی اس نے اپنی اولاد کے پیٹ میں حرام کا لقمہ جانے نہیں دیا تو یہ بات مبالغے سے خالی ہے۔ اللہ نے اس کو تبلیغ میں بیان سننے کی توفیق دے دی۔

دنیادار آدمی کو دین سمجھنے میں شروع میں مشکل پیش آتی ہے

دنیادار آدمی کو دین سمجھنے میں ابتداً وقت ہوتی ہے اسی طرح ایک دین دار آدمی کو دنیا سمجھنے میں ابتداً میں دقت ہوتی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ایک عالم دین تھے، جب وہاں سے فارغ ہو کر باہر آئے دیکھا آگے ایک شخص گول گپے بیچ رہا ہے، اس سے جا کر پوچھا تم یہ عدداً بیچتے ہو یا وزناً بیچتے ہو؟ مطلب یہ تھا کہ

گن کر بیچتے ہو یا وزن سے؟ اس نے کہا میں نہ عدداً بیچتا ہوں نہ وزناً بلکہ میں تو گول گپے بیچتا ہوں۔ ایک دفعہ دوپہر میں مجھے اس دوست کے ہاں جانا ہوا، میں گیا تو دور سے ہی اپنی اہلیہ سے کہا کہ ان کے لئے شربت وغیرہ کا اہتمام کرو، گفتگو شروع ہوئی تو پوچھا کہ بغیر اطلاع کے آگئے ہیں؟ میں نے کہا: اس میں اطلاع دینے کی کیا بات ہے، میں یہاں سے گزر رہا تھا سوچا، ملاقات کرلوں، اگر آپ سے ملاقات ہوجاتی تو بہت اچھا ورنہ مجھے تو آگے جانا ہی تھا اچھا ہوا آپ سے ملاقات ہوگئی، کہنے لگے: کہاں جارہے ہیں؟ میں نے کہا منگلور گڑھ میں، کہنے لگے ہاں میں بھی وہاں گیا تھا، آپ کے اشتہار لگے ہوئے تھے، پھر کہنے لگے: مولانا! آپ سے ایک بات کہنی ہے، میں نے کہا: حکم فرمایئے، کہنے لگے: مولانا! جوڑ کی بات ہونی چاہئے توڑ کی نہیں، کسی بزرگ نے یہ حتمی بات ارشاد فرمائی ہے، میں نے کہا کہ انہوں نے جو بات کی ہے اس کو اگر کڑوے سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس کو میٹھا کردے اور تم جو اس کا مطلب سمجھتے ہو اس کو سات میٹھے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو اس کو کڑوا کردے، میں نے ان سے کہا کہ آؤ تم کو کلمہ پڑھادوں اور تمہارا دوبارہ سے نکاح کرادوں، تمہارا ایمان جاتا رہا، اس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا، میں نے کہا کہ ان کی مراد یہ ہے کہ اس امت کو دین کے ساتھ جوڑو، اس امت کو جوڑنے کی بات ہورہی تھی، کفر و اسلام کا آپس میں جوڑ نہیں، بکری اور خنزیر کا جوڑ نہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کا آپس میں جوڑ نہیں، اسی طرح قادیانی اور مسلمانوں کا آپس میں جوڑ نہیں۔

حضرت عمرؓ مرادِ مصطفیٰ ہیں

اب میں آپ کی خدمت میں علامہ محب الطبری رحمہ اللہ کی کتاب ''ریاض النضرۃ'' میں سے ایک روایت پیش کرتا ہوں، جس کی سب سے بہتر تاویل حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی نے کی ہے، شاہ ولی اللہ کی طرف اس لئے منسوب کرتا ہوں کہ میری ناقص معلومات کے مطابق سب سے پہلے یہ تاویل علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کی ہے، آپ کو پتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ کو مسند ہند کہا جاتا ہے، اہل حدیث، اہل سنت والجماعت وغیرہ سب کی سند شاہ ولی اللہ سے ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ ''ازالہ'' میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

''تمام صحابہ کرامؓ مرید مصطفیٰ ہیں،
حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد مصطفیٰ ہیں۔''

دراصل واقعہ یہ ہے کہ کفار کے ظلم و ستم، تعدیوں سے تنگ آکر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! دو آدمی ہیں: عمر بن خطاب اور عمرو بن ہشام ان میں سے ایک اسلام کو دے دے۔ میں نہیں جانتا ان میں سے ہیرا کون ہے، پتھر کون ہے، مفید کون ہے، مضر کون ہے، دونوں ہی اسلام کی مخالفت پر ہیں، رات گزری، صبح ہوئی، حضرت عمرؓ گھر سے چلے آنکھیں سرخ ہیں، رگیں پھولی ہوئی ہیں، راستے میں کسی نے پوچھا خیریت ہے؟ کہنے لگے: میں رسول اللہ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے جارہا ہوں، ان صحابی نے کچھ نہ کہا بس گاڑی کا رخ بدل دیا، گاڑی ادھر کو جارہی تھی اس کا کانٹا بدل دیا۔ اُدھر بعد میں جانا پہلے گھر کی خبر لو، تمہاری بہن، بہنوئی مسلمان ہوگئے ہیں، وہاں جاکر بہن اور بہنوئی سے تکرار ہوئی، میرے بھائیو! ان سب مراحل سے گزرنے کے بعد حضرت عمرؓ تشریف لارہے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صحابہؓ کی جماعت کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، بطور مثال کے نہیں بطور واقعہ کے کہہ رہا ہوں، اس وقت صحابہؓ کی تعداد اتنی تھی کہ انگلیوں پر گنی جاسکے، کسی کو حضرت عمرؓ کے نکلنے اور راستے میں صحابی سے تکرار ہونے کا پتا نہ تھا، بس یہ پتا تھا کہ عمر اسلام کے دشمن ہیں اور ہاتھ میں تلوار ہے، صحابہ کہنے لگے وہ آرہے ہیں، آپ نے پوچھا کون آرہے ہیں؟ کہنے لگے: عمر! آرہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں کرکے دیکھا، زیرلب مسکرائے اور خاموش رہے، وجہ یہ کہ آپ سمجھ رہے تھے کہ عمر آرہے ہیں جو رات میں نے ایک مانگا تھا وہ ایک آگیا ہے تھوڑی دیر میں حضرت عمرؓ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر قدمین شریفین میں کھڑے ہوگئے، حضرت عمرؓ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ اے عمر! کیا وہ وقت نہیں آیا کہ آپ حق کو قبول کرلیں؟ کہنے لگے کہ وہ وقت آگیا ہے، اسی لئے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، یہ کہہ کر قدموں میں ڈھیر ہوگئے، صحابہؓ کے لئے یہ ایک اچنبھا اور نئی بات تھی کہ عمر اور اسلام قبول کرلیں، آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ کسی واقعے سے متصل کسی نے بے ساختہ اللہ اکبر کی صدا اجتماعاً بلند کی ہو تو وہ یہ واقعہ تھا، سب سے پہلے حاضرین نے مجموعی طور پر اللہ اکبر! کی صدا بلند کی۔

حضرت فاروق اعظمؓ کی نیکیاں

اس سے میرا استدلال یہ ہے کہ اس دن سے لے کر آج تک جس جس نے اللہ اکبر کہا، اس کا ثواب حضرت عمرؓ کو پہنچتا رہے گا بلکہ قیامت تک جو کہے گا اس کا ثواب بھی ملتا رہے گا، اس ثواب کا حساب ممکن نہیں۔

ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کے ستاروں کی طرف دیکھا اور پوچھا: آقا! آپ کی امت میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں، آپ نے فرمایا کہ ''الصحابۃ کالنجوم السماء'' صحابہ تو ستاروں کی مانند ہیں، پھر فرمایا کہ عمر ایسے ہیں جن کی نیکیاں

آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، ان کی نیکیوں کا گننا ممکن نہیں۔

تھوڑی دیر گزری تھی، حضرت عمرؓ کو آتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: میاں تیاری کرو، حضرت عمرؓ نے عرض کیا: کس چیز کی تیاری؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا ادھر کیوں نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں آپ کی قوم ہمیں کہاں نماز پڑھنے دیتی ہے، فرمایا: عمرؓ مسلمان نہ ہو تب بھی نماز ادھر، عمرؓ مسلمان ہوجائیں تب بھی ادھر نماز، تو عمرؓ کے مسلمان ہونے کا کیا فائدہ؟ آج نماز ادھر نہیں ادھر پڑھی جائے گی، یہ حضرت عمرؓ کی دوسری نیکی ہے اس دن سے لے کر آج تک جتنے سجدے ہوئے ہوں مسجد حرام میں اور جتنے قیامت تک ہوں گے اس کا ثواب حضرت عمرؓ کو ملے گا، حضرت عمرؓ کی نیکیوں کا حساب لگانا ممکن نہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی نیکیاں

''ریاض النضرۃ'' میں لکھا ہے کہ:

''حضرت عمرؓ ایک دن بیٹھے تھے، انہوں نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور حضرت ابوبکرؓ کی کلائی پر رکھ کر ہلایا، حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو دیکھا، حضرت عمرؓ نے خواہش و التجا کا اظہار کیا کہ بھائی ابوبکرؓ، بھائی ابوبکرؓ! میرا دل کرتا ہے کہ آپ میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لیں اور وہ تین راتیں جو ہجرت سے پہلے غار ثور میں گزاری ہیں، ان تین راتوں میں سے ایک رات مجھے دے دیں۔''

آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ عقل مند آدمی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا، حضرت عمرؓ نے بھی گھاٹے کا سودا نہیں کیا، عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ساری زندگی کی نیکیاں دے کر اس ایک رات کی نیکیاں لے لوں تو گھاٹے کا سودا نہیں، ان تین راتوں میں صدیق اکبرؓ نے کون سی نیکی کی؟ جس پر حضرت عمرؓ زندگی کی کمائی لگانے پر تیار ہوگئے، کوئی کہے کہ قرآن ختم کئے ہوں گے، ختم قرآن ایک سعادت کی بات ہے لیکن اس وقت تک قرآن پورا اترا نہیں تھا۔ بخاری شریف پڑھی ہوگی وہ بھی دین کا کام ہے لیکن وہ تو اس واقعے کے صدیوں بعد جاکر مرتب ہوئی، حضرت ابوبکرؓ نے نہ طواف کئے، نہ مزدلفہ میں ٹھہرے، نہ صفا مروہ کے چکر لگائے، نہ ہی آب زمزم پیا، ان تین راتوں میں نہ صدقہ خیرات کی، نہ ہی مسجد بنوائی، نہ مدرسہ بنوایا، نہ جہاد کیا، نہ تبلیغ کے لئے وقت نکالا، ان تین راتوں میں خلافت راشدہ کا نظام بھی قائم نہیں کیا، میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی اہمیت کو کم نہیں کررہا پھر سوال یہ ہے کہ وہ کون سی انوکھی نیکی ہے جس کے بارے میں فاروق اعظمؓ کہتے ہیں وہ ایک رات کی نیکیاں مجھے دے دو، اس نیکی میں حضرت ابوبکرؓ کی ذات وحدہ لاشریک ہے، پوری امت میں سے کوئی شخص اس نیکی میں شریک نہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی بے مثال نیکی

تین راتوں میں صدیق اکبرؓ نے جو کام کیا وہ ہے ذات اقدس کے اردگرد پہرہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم کے دربان و پاسبان کے طور پر یہ نیکی ہے، جس پر حضرت عمرؓ کہتے ہیں: ساری عمر کی نیکیاں لے لو اور ایک رات کی یہ نیکی دے دو اور ایک دن وہ دے دو جو مرتدوں، کافروں کے خلاف آپ نے جو کام کیا تھا۔ ارتداد کے خلاف کام کرنا وہ دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت میں گزرا تھا، محمد عربیؐ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے بارے میں بخاری شریف کی روایت ہے کہ:

''قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔''

ترجمہ: ''کوئی شخص کامل ایمان والا اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ: رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ آپ کا اخلاق قرآن تھا، جس آدمی کو قرآن کا عملی نمونہ دیکھنا ہو تو وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے، جس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتابی شکل میں دیکھنا ہو تو وہ قرآن کو دیکھے۔

قادیانی: اہانت رسولؐ کا چلتا پھرتا نمونہ

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا چلتا پھرتا نمونہ دیکھنا ہو تو وہ مرزا قادیانی کو دیکھے، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ایمان ہے، اسی طرح قادیانیوں کے ساتھ بغض رکھنا بھی ایمان ہے، اگر کوئی شخص قادیانی سے رواداری کا مظاہرہ کرے اور یوں کہے: جی تشریف لائیے، مزاج کیسے ہیں؟ حالانکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ شریف آدمی! اگر تیرے باپ کو کوئی گالی دے تو اس سے تو تو ایسا سلوک نہیں کرتا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی لاوارث رہ گئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب جو مسلمان ہونے کی حیثیت سے تجھے تھا اس سے بُعد ہورہا ہے، ہر قادیانی کا وجود مرزا قادیانی سے ہے، وہ کہتا ہے کہ میں رسول ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح ہوں، میں خدا ہوں، بہت سارے الٹے پلٹے دعوے کرتا ہے۔ میرے بھائیو! ان دعوؤں کے علاوہ پوری قادیانیت کی عمارت اس تھیوری پر کھڑی ہے کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''میں محمد رسول اللہ ہوں'' اور نبی

بنا یہ ختم کے منافی تھا، اس لئے اس ملعون نے یہ تھیوری پیش کی کہ: ''محمد نبی کو دو مرتبہ دنیا میں آنا تھا۔'' ایک مرتبہ مکہ میں جو حضور ﷺ عبداللہ کے گھر آئے اور دوسری مرتبہ غلام احمد کی شکل میں قادیان میں آئے، پہلی مرتبہ جو مکہ میں آئے وہ پہلی رات کے چاند کی طرح اور دوسری مرتبہ جو قادیان میں آیا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح، میرے خیال میں اس دجل کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہ ملے۔ یہ بدنصیب قادیان میں کھڑے ہوکر کہتا ہے: میں محمد ہوں، پھر اس دعویٰ کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے، کہتا ہے: میری بیوی ام المومنین، میرے دیکھنے والے صحابہ، جو مجھے مانتا ہے وہ مسلمان جو نہ مانے وہ کافر، کیا معنی؟ کہ حضور کو ساری امت دو مرتبہ مانے جو نہ مانے وہ کافر؟ اس پر میری یہ درخواست ہے کہ ہر قادیانی مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، آج قادیانی ہوا ہو یا نسلوں سے قادیانی ہو وہ مرزا کو سچا سمجھتا ہے، مرزا کے دیگر دعووں میں سے ایک دعویٰ یہ تھا کہ اپنے آپ کو رسول کہا، نبی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کہا، تو اس نے اہانت محمد کا ارتکاب کیا۔

آج کے دور میں ختم نبوت کا کام کرنے کی فضیلت

آج اس دور میں رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم میں اس کی یہ تاویل کرتا ہوں کہ آج کے دور میں ختم نبوت کا کام کرنا بعینہ وہی کام ہے جو ہجرت سے پہلے صدیق اکبرؓ نے تین دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد پہرہ دیا تھا، یہ کام اس کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کام کے لئے قبول کریں تو مجھے اور آپ کو بہت بڑی سعادت کے لئے قبول کرلیا، اگر اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کے بجائے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں سے تعلق ہے تو دین و دنیا دونوں سے گئے۔

حضور ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے کا آسان طریقہ

بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ختم نبوت کا کام کرنے میں حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کا جو نام تھا، آپ کو پتا ہے، انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا: میں نے یہ روایت خود اپنے کانوں سے سنی ہے، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ سے کہ ہم دارالعلوم میں خود ایک مجلس میں موجود تھے، مرض الوفات میں سب طلبا کو جمع کیا، جن کو احادیث پڑھائی ہیں، دو ہزار سے زیادہ ان کی تعداد ہوگی، جن میں مولانا ادریس کاندھلویؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جس کا شاگرد بنوریؒ ہو وہ خود کتنا بڑا عالم ہوگا؟ میں اس کی یہ تاویل کرتا ہوں کہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کائنات کے یہ جو خواص ہیں، ان میں سے ان کا ایک وجود تھا۔ علماء سے فرمایا کہ تم سب میری اولاد کی طرح ہو میں آخری وقت میں ہوں، جس طرح ماں باپ آخری وقت میں وصیت کرتے ہیں اور قیمتی باتیں بتاتے ہیں، میری آخری اور قیمتی بات یہ ہے کہ:

''اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو اس کے حاصل کرنے کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔''

اس کے بعد مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے طلبا نے مسئلے پوچھے، جن کے حضرت نے جوابات دیئے:

غلام احمد قادیانی کہنے کا حکم

س: غلام احمد قادیانی کہنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: یہ سوچ کر کہتا ہے کہ اس کا نام ہے، اس کے ماں باپ نے ہی اس کا نام غلام احمد رکھا تھا تب تو کہنا درست ہے، لیکن یہ سوچ کر کہتا ہے کہ غلام احمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے، پھر کہنا جائز نہیں۔

س: قادیانیوں کے ساتھ کاروبار کرنا کیسا ہے؟

ج: قادیانی بھی کافر ہیں، یہودی اور عیسائی بھی کافر ہیں، یہودی کے کفر میں عیسائیوں کے کفر میں اور قادیانیوں کے کفر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہودی خود تو جھوٹا ہے اس کا نبی سچا ہے، عیسائی خود تو جھوٹا ہے لیکن اس کے نبی سچے ہیں لیکن قادیانی خود بھی جھوٹا ہے اور اس کا نبی بھی جھوٹا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ کاروبار کی اجازت ہے اور قادیانی کے ساتھ کاروبار کی اجازت نہیں۔

۱:...... ایک وہ شخص ہے جس کے دل میں ایمان ہے اور زبان پر اسلام ہے وہ مومن۔

۲:...... دوسرا وہ شخص ہے جس کے دل میں ایمان ہے زبان پر نہیں تو وہ کہلائے گا: ''الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔''

۳:...... ایک وہ شخص ہے جس کی زبان پر اسلام ہے دل میں کفر تو وہ منافق۔

۴:...... زبان پر کفر دل میں بھی کفر تو وہ کافر ہے۔

۵:...... ایک آدمی پہلے مسلمان تھا بعد میں اسلام کو چھوڑ دیا تو وہ مرتد، مرتد کے ساتھ یہ کیا جائے گا کہ اس پر کیس چلایا جائے گا، عدالت فیصلہ کرے گی اگر ارتداد ثابت ہوجائے گا تو اس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں۔

عام قادیانی کافر ہیں یا زندیق؟

س: مرتدین کی اولاد عام کافر کے حکم میں نہیں، موجودہ قادیانی وہ نہیں جو تازہ مرتد ہوگئے ہوں، یہ قادیانی وہ ہیں جو مرتدین کی اولاد ہیں نسل پر ارتداد کا حکم نہیں تو ہم کیوں کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ ارتداد کا معاملہ کریں؟

ج: قادیانی ملحد یا زندیق ہیں، زندیق کہتے ہیں اسلام کی اصطلاحات کو زبانی طور پر مانتا ہو اور اس کے مفہوم کو بدل دیتا ہو، جیسے اسلام کا مطلب: قادیانیت،

صحابی: مرزا کو دیکھنے والا، محمد کا مطلب: غلام احمد، ازواج مطہرات کا مطلب: مرزا کی بیویاں۔ یہ تمام اصطلاحات اسلام کی ہیں، اس کے معنی ومفہوم کو بدل دینا جو کفر پر اسلامی اصطلاحات فٹ کرے اس کو زندیق کہتے ہیں، اسی لئے فرمایا کہ مرتدین کے کیس پر فوری عمل نہ کرو، پہلے تین دن تک اس کو موقع دو، اس کے شکوک کو دور کرو، اگر وہ باز آجائے اور توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہے، اس کو بری کردو، زندیق توبہ کرے بھی تو توبہ قبول نہیں، تین ائمہ کے نزدیک صرف ایک امام کہتے ہیں کہ گرفتار ہونے سے پہلے کی توبہ قبول ہے ورنہ نہیں، تمام قادیانی زندیق ہیں۔

قادیانی مصنوعات

س: قادیانی مصنوعات کیا ہیں؟

ج: شیزان کی مصنوعات، ذائقہ گھی، OCS کوریئر سروس، شاہ تاج شوگر ملز، شاہ نواز ٹیکسٹائل ملز، یونیورسل اسٹیبلائزر، کلاسک ڈرائی کلینرز، فریبو پلاسٹک، تھرمو پلاسٹک اور روبی ٹریولز یہ سب قادیانی کمپنیاں ہیں۔

قادیانیت پر مفید کتب

س: ردقادیانیت پر کوئی کتاب؟

ج: ''ائمہ تلبیس'' مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری) کی ہے جو کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، پھر انہوں نے کتاب لکھی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات پر اس کا نام ہے۔

۲: ''رئیس قادیان''۔

(بشکریہ ماہنامہ سلوک واحسان، اپریل ۲۰۱۰ء)

☆☆..............☆☆

نوجوان نسل کے ایمان کی حفاظت وقت کا اہم تقاضا

مشاورتی اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد کا بیان

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ۲۳/ اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مسجد محمد حاجی داد رحیم گوٹھ نزد محمد علی شہید سوسائٹی شاہ فیصل ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں علاقہ بھر کے معروف علماء کرام، خطباء حضرات اور خدام ختم نبوت نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ قاری سکندر حیات کی تلاوت کلام پاک کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے شرکا اور مہمان حضرات سے خطاب کیا۔ قاضی صاحب نے سامعین کے سامنے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف علماء کرام کے شاندار کردار اور خدمات کا والہانہ انداز میں تذکرہ کیا، انہوں نے نوجوان علماء اور سرگرم کارکنان ختم نبوت سے کہا کہ آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی جذبۂ صدیقی کی ضرورت ہے، وہی شجاعت عمر درکار ہے، اسی فہم وفراست، عقل ودانشمندی سے کام لینے کی ضرورت ہے جو اکابر علماء ملت اور زعماء اسلام نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں پیش کئے تھے جب ان حضرات کی تگ ودو اور جدوجہد سے منبر ومحراب سے تحفظ ناموس رسالت کی آوازیں گونجتی تھیں، ہر مسلمان کا دل ناموس رسالت کی تقدیس کے لئے دھڑکتا تھا، ہر جان عقیدۂ ختم نبوت پر نثار ہونے کے لئے بے قرار تھی، غرضیکہ اکابرین امت کی مساعی جمیلہ کی برکت سے آج ہم تک صحیح سالم یہ جذبہ پہنچا ہے۔ آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی جذبہ کی اشد ضرورت ہے، دین کے دشمن، ایمان کے ڈاکو، محبت رسول کے راہزن، گلی گلی مختلف روپ دھار کر اور آستین کا سانپ بن کر پھر رہے ہیں، ان کا تعاقب اور امت مسلمہ خصوصاً نوجوان نسل کے ایمان کی حفاظت وقت کا اہم تقاضا ہے اور اس تقاضے کو باحسن انداز میں آپ علماء کرام اور نوجوانان ملت ہی پورا کرسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل علماء کرام اور احباب نے شرکت کی: مولانا امان اللہ، مولانا محمد نعمان، مولانا عبدالوہاب، قاری شریف اللہ، مولانا عبدالبصیر، مولانا مراد، مولانا محمد یونس عالم، مولانا سردار حسین، مولانا محمد زبیر، مولانا عبدالقدوس، مولانا محمود عباس، مولانا محمد زاہد، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد سلمان، مولانا قاری عتیق الرحمن، قاری سکندر حیات، قاری محمد اکمل، محمد ظفر، قاری سعید، ثناء اللہ، زاہد بلوچ، حافظ وقاص، حافظ عبدالوہاب، سجاد احمد، محمد عثمان، محمد سفیان، محمد ارسلان، محمد شعیب، سیف اللہ بلوچ، محمد وسیم، عبدالباسط، محمد لقمان، عبدالرحیم ان کے علاوہ اہل محلہ نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اجلاس میں طے کئے گئے فیصلے:

☆ اجلاس میں طے پایا کہ آئندہ علاقہ بھر کے علماء کرام کا تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ماہانہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ ☆ تمام علماء کرام ماہانہ کم از کم ایک خطبہ جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر دینے کی فکر کریں۔ ☆ تمام ائمہ مساجد اور خطباء حضرات اپنے اپنے حلقہ میں اسکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبا کی ذہن سازی کریں اور ان کو محاذ تحفظ ختم نبوت کا جانباز بنائیں۔ ☆ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ تمام ائمہ کرام اجلاس کی مقررہ جگہ پر ہی نماز ادا کریں تاکہ بعد از نماز فوراً اجلاس شروع کیا جاسکے۔ الحمدللہ! اجلاس تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد قاضی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

زاہد اتسبیح میں زنار کا ڈورانہ ڈال

مولانا محمد ازہر

حکومت نے ملک میں بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے اقلیتوں کے دس مذہبی تہوار سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کیا ہے، فیصلہ کے مطابق پاکستان میں بیساکھی، دیوالی، ہولی، عید رضوان، چلم جشت، نوروز، کرسمس اور ایسٹر جیسے تہوار سرکاری سطح پر منائے جائیں گے، جو سکھ، ہندو، بہائی، کالاش، پارسی اور عیسائی قوموں کے تہوار ہیں، جو پاکستان کے مختلف حصوں میں بستے ہیں، وزارت اقلیتی امور کے مطابق اقلیتوں کے تہوار سرکاری سطح پر منانے کے نتیجہ میں ملک میں نہ صرف اقلیتوں کے مذہبی تہواروں کو احترام حاصل ہوگا، بلکہ سرکاری سرگرمیوں میں اقلیتوں کی نمائندگی میں اضافہ بھی یقینی ہوگا۔ (نوائے وقت ملتان ۱۸/اپریل ۲۰۱۰ء)

دور حاضر میں ہماری شامت اعمال کے نتیجے میں تقریباً تمام اسلامی ممالک میں ایک ایسا طبقہ برسر اقتدار ہے جو مغرب زدہ ہے اور جسے اسلام یا مسلمانوں کے مفاد سے اتنی دلچسپی نہیں، جتنی واشنگٹن لندن، یا پیرس میں اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کی انہیں فکر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو جس قدر حقوق ومراعات حاصل ہیں، دنیا کے شاید کسی اور ملک میں نہ ہوں، دور نہ جایئے ہمارے قریبی پڑوسی ملک بھارت میں مسلم اقلیت کی حالت جانوروں سے بھی بدتر ہے، ان پر معاشی ترقی کے دروازے بند ہیں، تمام اعلیٰ اور کلیدی عہدے ہندوؤں کے لئے مختص ہیں، مسلمانوں کی آبادی کے تناسب سے سرکاری ملازمتوں میں ان کا کوٹہ نہ ہونے کے برابر ہے، مسلمانوں کے بیشتر علاقے پانی، بجلی، ہسپتالوں اور اسکولوں سے محروم ہیں، ان کی آبادیاں بدبودار اور تعفن زدہ ہیں، ان کے بالمقابل پاکستان میں اقلیتوں کو ہر طرح کی آزادی ہے، صدر اور وزیراعظم کے سوا تمام کلیدی عہدوں پر اقلیتی افراد فائز ہوسکتے ہیں، تمام ملازمتوں کے دروازے ان پر کھلے ہوئے ہیں، پاکستان میں چیف جسٹس تک کے عہدے پر غیر مسلم فائز رہے ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کی پاس داری کا حکم خود سرور کائنات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، آپؐ کے یہ فرمودات اس مسئلہ میں مشعل راہ ہیں:

۱:... ''جس شخص نے کسی ذمی (وہ غیر مسلم جو اسلامی سلطنت کا شہری ہو) کو ستایا تو قیامت کے روز میں اس ذمی کی طرف سے دعویدار ہوں گا اور جس مقدمہ میں میں دعویدار ہوں گا تو میں ہی غالب رہوں گا۔''

۲:... ''مجھے میرے پروردگار نے منع فرمایا ہے کہ میں کسی معاہد (غیر مسلم جس کی حفاظت کا عہد کیا گیا ہو) یا کسی دوسرے پر ظلم کروں۔''

۳:... ''خبردار! جو کسی غیر مسلم پر ظلم کرے یا اس کے حق میں کمی کرے یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالے یا اس سے کوئی چیز اس کی دلی رضامندی کے بغیر حاصل کرے تو قیامت کے روز میں اس کا وکیل ہوں گا۔''

مذکورہ بالا ارشادات کے بعد مسلمانوں سے بڑھ کر کسی غیر مسلم کو اس کی جان و مال کی حفاظت کی ضمانت کون دے سکتا ہے، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مسلمان غیر مسلموں کی معاشرت، تمدن اور وضع قطع کو قبول کرنا شروع کردیں، ان کے مذہبی و قومی تہواروں میں شریک ہونے لگیں اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے نام پر غیر مسلموں کے رنگ میں ایسے رنگے جائیں کہ ظاہر نظر میں مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق ہی نہ رہے۔

افسوس کہ اب مسلمان اسی رو میں بہہ جارہے ہیں، سکھ، ہندو، بہائی، کالاش، پارسی اور عیسائی قوموں کی معاشرت، تمدن، بودوباش، غمی خوشی کے طریقے اور قومی و مذہبی تہوار مسلمانوں سے جدا اور الگ تھلگ ہیں۔ انہی امتیازات کی بنا پر مسلم، ہندو، عیسائی، یہودی خدا کو ماننے کے باوجود ہر ایک کی عبادت کی شکل و صورت علیحدہ ہوگئی، انہی خاص شکلوں اور صورتوں سے پتا چلتا ہے کہ یہ شخص مسلم وموحد ہے اور یہ مشرک و بت پرست ہے، یہ عیسائی ہے اور یہ پارسی ہے، سکھوں، ہندوؤں، پارسیوں اور عیسائیوں کے تہوار سرکاری سطح پر منانے کے اہتمام کا مطلب ہے کہ اسلامی معاشرت، تہذیب و تمدن اور شکل وصورت کی کوئی قیمت نہیں،

حالانکہ اسلام جس طرح اعتقاد و عبادات میں مستقل ہے، کسی کا تابع اور مقلد نہیں، اسی طرح وہ معاشرت اور عادات میں بھی مستقل ہے، کسی دوسرے کے تابع اور مقلد نہیں، یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں نہ صرف مسلمانوں کو یہ تاکیدی حکم دیا کہ وہ غیر مسلموں سے اختلاط کر کے ان کی ہیئت اور وضع قطع اختیار نہ کریں، بلکہ کفار کو بھی پابند کیا کہ وہ مسلمانوں کے امتیازات اور شعائر اختیار کر کے کسی کو دھوکا نہیں دیں گے، شام کے عیسائیوں نے ان تمام شرائط کو قبول کیا، جن پر انہیں جان و مال اور اہل و عیال کا امن دیا گیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے نام فاروقی فرمان کی روایت نقل کی ہے کہ:

"اے مسلمانو! ازار اور چادر کا استعمال رکھو اور جوتے پہنو، اپنے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لباس (لنگی اور چادر) کو لازم پکڑو اور اپنے آپ کو عیش پرستی اور عجمیوں کے لباس اور ان کی وضع قطع اور ہیئت سے دور رکھو، مبادا تم لباس اور وضع قطع میں عجمیوں کے مشابہ بن جاؤ۔ موٹے کھردرے اور پرانے کپڑے پہنو جو اہل تواضع کا لباس ہے۔"

اس فاروقی حکم نامہ کے مطابق گویا غیر مسلموں کے مذہبی اور قومی تہواروں میں شرکت اور انہیں سرکاری سطح پر منانا تو کجا مسلمانوں کو لباس میں بھی ان کی مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہئے تاکہ مسلمانوں کا امتیاز و اعزاز برقرار رہے۔

پھر ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کے کچھ تہوار ایسے ہیں جو بے شمار خرافات اور محذورات کا مجموعہ ہیں۔ کرسمس کے موقع پر عیسائی جس طرح ناچتے گاتے، شرابیں پیتے اور مخلوط مجالس میں بے ہودہ حرکات کرتے ہیں، ان سے سب واقف ہیں۔ اسی طرح ہندو ہولی کے موقع پر رات رات بھر ڈھول بجاتے ناچتے اور گاتے ہیں۔ عورتیں ان کے ساتھ شریک ہوتی ہیں، بدتہذیبی، گالی گلوچ، بے حیائی، ٹھٹھا مذاق اس تہوار کا جوہر خیال کیا جاتا ہے۔ "ہولی کا بھڑوا" کہنے سے کوئی برا نہیں مانتا، بلکہ اس گالی کو فخر سمجھا جاتا ہے، اس موقع پر ایسی واہیات حرکات و خرافات کی جاتی ہیں کہ ایران کے مورخین نے اس تہوار کی نسبت اپنی تاریخوں میں لکھا ہے کہ:

"ہندوستان میں ایک ایسا موسم آتا ہے، جس میں سب کے سب پاگل اور دیوانے ہو جاتے ہیں۔"

اسی پاگل پن اور دیوانگی کو پاکستان میں سرکاری سطح پر منانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے، جس کا کوئی مذہبی یا اخلاقی جواز نہیں ہے، اس لئے کہ اقلیتوں کے اصل حقوق یہ ہیں کہ ان کے مذہب، عقیدے، جان و مال اور تہذیب و تمدن کو تحفظ دیا جائے اور انہیں خوفزدہ اور ہراساں نہ کیا جائے، یہ تمام حقوق انہیں "مع شیٔ زائد" (کچھ مزید کے ساتھ) حاصل ہیں۔ پاکستان میں تو حکومتی سطح پر اقلیتوں کی پذیرائی کا یہ عالم ہے کہ حال ہی میں سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے، جو میرٹ کے علاوہ ہوگا، اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کی یہ مثال جنوبی ایشیا ہی نہیں، شاید ساری دنیا میں نہ ملے۔ البتہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ قادیانیوں کا معاملہ دوسری اقلیتوں سے مختلف ہے، اس لئے کہ دوسری اقلیتیں خود کو عیسائی، یہودی، سکھ، ہندو، کالاش اور پارسی تسلیم کرتی ہیں، ان کا کوئی فرد اپنا تعارف "مسلمان" ہونے کی حیثیت سے نہیں کراتا، جبکہ قادیانی جو قرآن وسنت، اجماع امت اور دستور پاکستان کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اس فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور دجل وفریب سے کام لے کر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔ قرآن و سنت میں اقلیتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں قادیانی اس کے مستحق نہیں ہیں، ان کا معاملہ اسلام اور مسلمانوں کے باغیوں جیسا ہے۔

بہرحال وزارت اقلیتی امور کے ذمہ داروں سے درخواست ہے کہ وہ سرکاری سطح پر اقلیتوں کے مذہبی تہوار منانے کے غیر شرعی و غیر دانش مندانہ فیصلے کو منسوخ کرے:

زاہدا تسبیح میں زنار کا ڈورا نہ ڈال
یا برہمن کی طرف ہو یا مسلماں کی طرف

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۲۹/اپریل ۲۰۱۰ء)

ختم نبوت کوئز پروگرام ڈی ایم ایس سوسائٹی

کراچی... ۱۳/اپریل بروز ہفتہ بعد نماز ظہر اقرا ام الکتاب دہلی مرکنٹائل سوسائٹی میں بچوں کے لئے ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں "اقرا ام الکتاب" کے ہونہار بچوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ تمام طلبا میں شعور ختم نبوت نامی رسالہ تقسیم کیا گیا تھا، جس کو مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبا نے خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے بچوں سے "شعور ختم نبوت" رسالے سے سوال کئے، ہر بچے سے پانچ پانچ سوال کئے گئے، پانچوں سوالوں کے درست جواب دینے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ اس دلچسپ پروگرام میں عزیز طلبا کے سرپرستوں نے بھی شرکت کی اور انتظامیہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ اس پروگرام کو بچوں میں عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے بارے میں آگاہی اور شعور پیدا کرنے کی کوشش قرار دیا۔

قضا و قدر کے فیصلے

قاری عبدالرشید، حیدرآباد

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نوراللہ مرقدہ کی شہادت باسعادت کے بعد حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے حضرت اقدس کے مشن کو بہت ہی خوبصورت انداز میں آگے بڑھایا، درس و تدریس، ذکر و اذکار اور مختلف شہروں کے دورے اور اسفار، قول و فعل، عمل و کردار میں ہو بہو اپنے شیخ کے کامل نمونہ بن چکے تھے، بارہا سیکورٹی کی طرف متوجہ کیا جاتا اور ہم اصرار کرتے تو فرمایا کرتے کہ: ''تم مجھے کیوں ڈراتے ہو، مجھے کون مارے گا؟ اور کیوں مارے گا؟'' کبھی فرماتے کہ: ''پھر میں کام کرنا چھوڑ دوں؟'' میں کبھی کہہ دیا کرتا تھا کہ آپ کراچی میں ہوتے ہیں تو طبیعت بے چین رہتی ہے اور جب آپ کراچی سے باہر مکہ، مدینہ یا اندرون ملک دوروں اور اسفار میں ہوتے ہیں تو قدرے سکون اور اطمینان ہوتا ہے، لیکن اللہ کریم کا بھی ایک فیصلہ اور ضابطہ ہے: ''کل من علیہا فان۔''

آپ نے حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے بعد دس سال عرصہ انتہائی مصروف ترین اور والہانہ انداز میں گزارا، کافی عرصہ تک جمعہ سے پہلے جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا اور جامع مسجد باب رحمت شادمان ٹاؤن میں بیان فرماتے رہے اور سفر بھی موٹر سائیکل پر کرتے تھے، جمعہ کے روز بعد عصر علامہ بنوری ٹاؤن میں مجلس ذکر کراتے اور ہر روز مدرسہ امینیہ للبنات نرسری میں بخاری شریف کا سبق پڑھاتے پھر پورا دن دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں مصروف کار رہے، ہر اتوار بعد عصر دفتر ختم نبوت کی مسجد میں اصلاحی بیان اور مجلس ذکر کراتے، ہر جمعرات کو بعد عصر جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی میں بیان و مجلس ذکر کراتے، پھر مسلسل ماہنامہ بینات، ہفت روزہ ختم نبوت، روزنامہ جنگ کراچی کے لئے لکھنے لکھانے کا دائمی معمول اور پھر لکھتے ہی نہیں تھے، حضرت لدھیانوی شہید کی طرح لکھنے کا حق ادا کرتے تھے۔

حضرت اقدس لدھیانوی شہید نوراللہ مرقدہ نے ہر انگریزی ماہ کی تیسری اتوار کو اصلاحی بیان کے لئے حیدرآباد آنا طے فرمایا تھا اور آنا شروع بھی فرمادیا تھا پھر شہادت باسعادت پر فائز ہوگئے، ان کے بعد یہ قرعہ فال مولانا جلال پوری شہیدؒ کے حصے میں آیا، آپ نے اس پروگرام کو بھی خوب محنت، محبت، شفقت کے ساتھ احسن انداز میں نبھایا۔ اس دس سالہ عرصہ میں مولانا جلال پوریؒ کے حیدرآباد میں تقریباً چالیس پروگرام ہوئے جو کہ مختلف جامعات، مدارس، اقرأ اسکول اور مساجد میں ہوئے، حیرت کی بات یہ ہے کہ کسی بھی پروگرام میں آمد و رفت کا کرایہ تک لینا گوارا نہیں فرمایا، ہم زیادہ اصرار کرتے تو فرماتے کہ: ''تم اصلاحی پروگرام کے تحت بلواتے ہو تو جیسے تم اصلاح کے طالب ہو تو ایسے میں بھی اصلاح کا طلب گار ہوں، لہٰذا میرا خرچہ میرے ذمہ ہے۔'' اللہ، اللہ! اب ہم ایسے لوگ کہاں سے لائیں؟

۱۱/ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بروز جمعۃ المبارک کو بعد عصر بنوری ٹاؤن ذکر میں جانا ہوا، مولانا محبوب ربانی صاحب ساتھ تھے، ذکر سے فارغ ہوکر ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے کہ ذکر کے مخالف بہت ہوگئے ہیں، اب ہم یہاں ذکر کے لئے آئے تو لوگ ہمیں نکاح پڑھانے کے لئے جامعہ بڑا کی مسجد میں لے کر چلے گئے، ذکر میں دیر ہوگئی، وہاں سے اپنے ساتھ لے کر گھر کے لئے روانہ ہوئے، حاجی محمد یعقوب صاحب سکھر والے بھی ذکر میں موجود تھے، ان کو بھی ساتھ لیا اور فرمایا کہ دو قریشی مل گئے ہیں، طیبہ مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی، گھر پہنچے تو انواع و اقسام کے کھانے دسترخوان پر لگوادیے اور بہت ہی خوشگوار ماحول میں عشاء تک مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ گھر پر عشاء کی جماعت کرائی، مجھے زبردستی آگے کردیا کہ تم دو رکعت پڑھ لینا، ہم چار پوری کرلیں گے، نماز سے فارغ ہوکر ہمیں روانہ کیا۔ اس کے بعد ایک سرسری ملاقات اور بھی ہوئی، ۱۳/ ربیع الاول بروز اتوار کو ٹنڈو الہیار والوں کی دعوت پر علاقے میں جمعو سائیڈ پر ایک مدرسہ ختم نبوت کے سنگ بنیاد کی تقریب کا اہتمام و انتظام تھا، جس میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ باوجود عوارضات اور اپنی پیرانہ سالی کے تشریف لائے، مولانا عزیز الرحمن جالندھری بھی تشریف لائے تھے، پہلے تو اس تقریب میں مولانا جلال پوریؒ نے معذرت کرلی تھی، لیکن اتوار کی صبح خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی بائی روڈ روانگی کا پروگرام تھا، اس لئے ۱۱ بجے ختم نبوت مدرسہ کی سنگ بنیاد کی تقریب میں

شرکت فرماکر پھر آگے اپنے پروگرام پر روانہ ہوگئے، ہم تقریب میں ۱۲ بجے پہنچے تو مولانا جلال پوریؒ واپس روانگی کے لئے کار میں سوار ہو رہے تھے، مجھے دیکھ کر خوش ہوگئے اور بلند آواز سے فرمایا کہ: ”لو! قاری صاحب بھی آگئے“ سلام مصافحہ کرکے یہ روانہ ہوگئے، ہم پروگرام کی جگہ پر چلے گئے۔ چار دن میں واپس کراچی پہنچ گئے، مولانا محمد طیب بھائی و دیگر احباب کرام بھی ساتھ تھے۔

شوال ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۰/ دسمبر ۲۰۰۲ ہماری دونوں بچیوں کے نکاح میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ترتیب یہ تھی کہ بعد نماز عصر بیان و نکاح جامعہ عربیہ مفتاح العلوم گھانس مارکیٹ حیدر آباد میں، مغرب کے بعد برکتی مسجد کھاتہ چوک میں تقریب سنگ بنیاد، اس کے بعد کھانے کا نظم، حضرت مولاناؒ نے کھانے کا یہ کہہ کر انکار فرمادیا کہ بچی کے نکاح میں کھانا مسنون نہیں۔ کرایہ کے پیسے بھی لینے سے منع کردیا، بندہ نے حاجی محمد یوسف میمن کو ان کے ساتھ کردیا کہ دیکھ لو جو بھی کھانے کا، آرام کا نظم ہے، بنالینا، وہ اپنے گھر میمن سوسائٹی لے کر چلے گئے۔ رات قیام و آرام کرکے اگلے دن صبح کراچی روانہ ہوئے۔

پھر ۱۵/ مارچ ۲۰۰۸ء میں برخوردار حافظ محمد ہارون الرشید سلمہ کے نکاح میں بھی تشریف لائے جامع مسجد آزاد میدان ہیرآباد میں بیان و نکاح کی تقریب تھی، اس بیان میں مولانا جلال پوریؒ نے بہت ہی عجیب دلنشین انداز میں مولانا محمد عبداللہ شہید اسلام آباد والوں کا نسبت، نکاح، رخصتی کا واقعہ سنایا کہ نسبت طے کرنے گئے تھے، جب بات چیت کرنے میں نسبت طے ہوگئی تو فرمایا کہ نکاح بھی ابھی کرلیا جائے نکاح ہوگیا تو پھر فرمایا کہ اب ہماری بہو کو ہمارے ساتھ ہی رخصت کردیں یعنی نسبت، نکاح، رخصتی، ایک مجلس میں یہ تینوں کام بحسن وخوبی انجام بخیر ہوئے، پھر فرمایا کہ یہ ہے سنت، شریعت کے مطابق سادگی کے ساتھ شادی، ہم نے اپنے معاشرے میں بیاہ شادی کو کتنا مشکل کام بنادیا ہے اللہ کی پناہ۔ یہ مولانا محمد عبداللہ شہید کے بیٹے مولانا عبدالعزیز سے ام حسان کی شادی تھی جو کہ لال مسجد اسلام آباد کے مین کردار ہے، مولانا جلال پوری مغرب سے قبل کراچی روانہ ہوگئے۔

مولانا جلال پوری کے ساتھ یادگار سفر:

شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ میں مولانا جلال پوری کی رفاقت میں ایک یادگار سفر ہوا، مولانا اپنی فیملی سمیت کراچی سے زکریا ایکسپریس پر سوار ہوئے اور بندہ اپنی فیملی سمیت حیدرآباد سے سوار ہوا، ہماری فیملی کو سمہ سٹہ اترنا تھا، مولانا کی فیملی کو شجاع آباد۔ مولانا جلال پوری اور بندہ پروگرام کے مطابق ڈیرہ نواب اسٹیشن پر اتر گئے، اسٹیشن پر کافی لوگ استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے، جس میں علامہ محمد عبداللہ مرحوم بھی تھے، پہلے مدرسہ تحفیظ القرآن مدنیہ جو کہ اسٹیشن سے متصل ہی ہے، اس میں چلے گئے، وہاں ہلکا پھلکا سا ناشتہ کیا، طلبا و اساتذہ کرام کی مجلس میں بیان فرمایا، اس کے بعد مدرسہ فتحیہ میں چلے گئے ان کا سالانہ جلسہ تھا، دن میں ایک مسجد میں مستورات میں بیان کا اہتمام بھی تھا، رات کے جلسہ میں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد مرحوم جامعہ امدادیہ فیصل آباد والے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اگلے دن بعد فجر ناشتہ سے فارغ ہوکر جامعہ فتحیہ سے بائی روڈ عازم بہاولپور ہوئے لیکن راستے میں مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی کے مدرسہ میں بھی جانا ہوا، وہاں سے سمہ سٹہ جامع مسجد المدنی جو کہ بندہ کے ننھیال و سسرال میں ہے اور شاید ایک دو جگہ اور بھی درمیان میں جانا ہوا، وہاں سے مولانا مسعود اظہر صاحب کے گھر پر گئے جوان دنوں اپنے گھر کی بالائی منزل میں نظر بند تھے، ان کے والد صاحب اور بھائیوں سے ملاقات ہوئی، پھر جامعہ مدنیہ بہاولپور پہنچے، وہاں بعد ظہر حاجی اشرف والی مسجد میں بیان کا اہتمام تھا، پھر حافظ محمد یوسف کی مسجد جو کہ شاہدرہ چوک پر زیر تعمیر تھی میں دعا کرتے ہوئے، کار میں فقیر والی کے لئے روانہ ہوئے، یہاں سے مولانا کے ساتھ ان کے بڑے بھائی مولانا رب نواز صاحب بھی شریک سفر تھے۔

عشاء کے بعد جامعہ قاسم العلوم فقیر والی پہنچے، کھانا کھایا اور رات ہی میں پروگرام تھا اس میں بیان فرمایا آرام کیا، صبح ناشتہ اور اساتذہ کرام سے ملاقات سے فارغ ہوئے، ایک درس گاہ کا سنگ بنیاد رکھا اور جلال پور کے لئے روانہ ہوگئے، ظہر کے وقت وہاں پہنچے تو مقامی مسجد و مدرسہ کا جلسہ شروع تھا، مغرب تک اس سے فارغ ہوکر مولانا زبیر صاحب کے ساتھ بندہ شجاع آباد آگیا، مولانا جلال پوریؒ کے اس کے بعد اور تفصیلی پروگرام تھے، میں آگے نہ نبھا سکا اور ہمارے سفر الگ الگ ہوگئے، کیا عجیب خوشگوار سفر تھا، اس کی حلاوت آج تک نہیں بھول سکا ہوں، اس کے علاوہ کراچی آنے جانے میں کئی مرتبہ ساتھ ہوا، نوابشاہ، شہدادپور، بھٹ شاہ، ٹنڈو آدم کے اسفار میں بھی رفاقت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جنت کی رفاقت بھی نصیب فرمادے۔ آمین۔

۱۱/ مارچ بروز جمعرات مولانا جلال پوری شہیدؒ کے بھتیجے مولوی محمد اشفاق نے مولانا فخر الزمان شہیدؒ کو فون کرکے کہا کہ آج مجلس ذکر کے لئے مسجد خاتم النبیین نہ آئیں حالات ٹھیک نہیں ہیں، مولانا عبدالغفور ندیم پر حملہ ہوچکا ہے۔ اس لئے احتیاط کا تقاضا ہے آج کا معمول ترک کردیا جائے۔ یہ ہیں قضاوقدر کے فیصلے کہ منع کرنے کے باوجود جانب مقتل رواں دواں ہیں اور کیوں رکتے اپنا عالی شان مقام و

مرتبہ اور جنت کا محل جو حاصل کرنا تھا۔

بہر حال عصر کی نماز مسجد خاتم النبیین میں ادا فرمائی، ذکر کا حلقہ و بیان ہوا، مغرب پڑھی، پھر حسب عادت شہداً کی قبور پر حاضری دی، حضرت لدھیانوی شہید کی قبر پر عصا مبارک پر ٹھوڑی رکھ کر آنکھیں بند کر کے مراقب ہوگئے، دیر تک کھڑے رہے، یہ حاضری بھی اتنی عجیب اور دلکش تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ شہادت باسعادت اور ملاقات کا آرزومند آخری بار حاضری دے کر ملاقات اور حقیقی زیارت کی اجازت طلب کر رہا ہے، ہمیشہ کی عادت تھی کہ باری باری سب قبور پر حاضری دیتے تھے، لیکن آج خلاف معمول صرف حضرت اقدس لدھیانوی شہید کی قبر پر حاضری کے بعد صحن میں چارپائی پر آکر بیٹھ گئے۔ مولوی محمد اشفاق راوی ہیں کہ یہ ہر مرتبہ کا معمول تھا کہ گنج شہداً کی ہر ہر قبر پر ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ، ۱۳ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کیا کرتے تھے، لیکن آج ایسا نہیں کیا بلکہ سارا وقت حضرت اقدس کی قبر پر مراقب رہے، صحن میں آکر بھی صحابہ کرامؓ کے تقویٰ و طہارت، خلوص و اخلاص پر ان کے مرتبہ اور بلند مقام پر قرآن کریم کے حوالہ کے ساتھ بات شروع فرمادی اور حاضرین سے فرمایا کہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ہر ہر عمل میں خوب محبت و خلوص اور اخلاص پیدا کریں اور محنت کریں کہ ہر عمل نماز، ذکر، تلاوت کو اپنی زندگی کا آخری عمل سمجھ کر خوب دل لگا کر کریں پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا فرمائی، سنتیں، وتر، نوافل ادا فرمائے۔ فارغ ہو کر دسترخوان پر ثرید کھانا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا تھا، آج کہہ کر خصوصی طور پر تیار کرایا گیا تھا، وہ تناول فرمایا، تقریباً دس بجے واپسی کے لئے ارشاد فرمایا، دفتر سے بھائی محمد خالد میمن کے ساتھ آئے تھے، وہ کہنے لگے کہ حضرت! میرے ساتھ چلیں، فرمایا: آج عبدالرحمن کے ساتھ جانا ہے یہ کہہ کر ان کی گاڑی میں بیٹھ گئے، شاید یہ قبولیت کی گھڑی تھی جو کہا، وہ پورا ہوگیا، گاڑی میں بیٹھ کر معلوم کیا کہ حذیفہ کہاں ہے؟ اس کو بلوا کر گاڑی میں بٹھایا، پچھلی سیٹ پر مولانا خطیب، مولانا فخرالزمان، حافظ محمد حذیفہ بیٹھ گئے، یہ ہیں جنت الفردوس کے راہی۔ مولانا محمد طیب لدھیانوی کا کہنا ہے کہ ابھی ہم مولانا کو روانہ کر کے باہر ہی کھڑے تھے کہ فائرنگ کی آواز آئی، ہم دو چار منٹ بعد جائے حادثہ پر پہنچ گئے وہاں کا منظر عجیب ہولناک ہے، اس دو چار منٹ میں حملہ آور اپنی کارروائی کر کے فرار ہوچکے تھے، ہمارے چار آدمی شہید ہوچکے تھے اور ایک زخمی تھے، ہم نے پانچوں کو اس متاثرہ گاڑی سے نکالا، دوسری گاڑی میں قریبی ہسپتال لے کر گئے، چار کی شہادت کی تصدیق ہوگئی، ایک خطیب صاحب شدید زخمی ہوئے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ قول و فعل، عمل و کردار، بیان و گفتار میں بالکل حضرت لدھیانویؒ کے مثل ہوگئے تھے آخری وقت میں تو حیرت انگیز مماثلت مشاہدہ میں آئی۔ شہادت کے وقت حضرت لدھیانوی شہیدؒ کا بیٹا مولوی محمد یحییٰ ساتھ تھا جو کہ زخمی ہوا، مولانا جلال پوریؒ کا بھی بیٹا محمد حذیفہ ساتھ تھا جو کہ شہید ہوا، شہادت میں حضرت اقدسؒ کی داڑھی بھی خون میں لہولہان تھی، مولانا جلال پوریؒ کی بھی، حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت بھی جمعرات کے دن ہوئی، مولاناؒ کی بھی جمعرات و جمعہ کی شب، دونوں بزرگوں کی نماز جنازہ بنوری ٹاؤن کی مسجد میں ہوئی اور ہزاروں، لاکھوں کا مجمع شریک ہوا، دونوں کی تدفین بھی ایک ہی جگہ گنج شہداً جامع مسجد خاتم النبیین میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ ان سب کی مغفرت فرمائے درجات عالیہ بلند سے بلند فرمائے، ہمیں ان کی برکات سے محروم نہ فرمائے۔ آمین۔ ☆

خدا و رسول ﷺ کا ذکر

مرسلہ: مولانا محمد عرفان، کراچی

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کا ذکر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کسی خاص وقت کے ساتھ مقید نہیں، ہر وقت ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح اللہ کی اطاعت فرض ہے، اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے۔ قیودات کی پابندی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کم ہوتا ہے، لہٰذا ذکر رسول کو کسی خاص وقت کے ساتھ مقید نہیں کرنا چاہئے، جس طرح ہو ذکر کرنا چاہئے، اس کی برکت سے آہستہ آہستہ قلب میں خلوص پیدا ہو جائے گا۔

فرمایا: خدا سے لگاؤ پیدا کرنے سے رفتہ رفتہ تمام تعلقات دنیویہ کم ہو جاتے ہیں، اس کے بغیر کبھی تعلقات سے نجات نہیں ہو سکتی، لہٰذا خدا سے تعلق چاہنے کے لئے دنیاوی جھگڑوں کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے، ایسی ہی حالت میں خدا کی یاد میں لگ جانا چاہئے، اللہ تعالیٰ خود ہی سب تعلقات کو ختم کر دے گا، رحمت حق متوجہ ہو کر اپنی ہی طرف کھینچ لے گی۔

فرمایا: دنیا کی محبت کی گندگی ایسی بُری چیز ہے کہ دنیاداروں میں رہتے ہوئے دین دار بھی بگڑ جاتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ کسی چیز کی محبت نہیں ہونی چاہئے، میں یوں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سب چیزوں کی محبت پر غالب رہنی چاہئے، دنیا فنا ہونی ہے یہ اس قابل نہیں کہ اس سے جی لگایا جائے۔

(اقتباس خطبات حکیم الامت)

انوارِ نبوت

گزشتہ سے پیوستہ

ابو مریم

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے روز اس کا وہ مال گنجا سانپ بن کر اس کی گردن میں لپٹ جائے گا۔

زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ نہیں ملتی مگر یہ کہ اسے ہلاک کر ڈالتی ہے (یعنی وہ مال) جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے دوسرے مال کو بھی خراب کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ و صدقہ میں زیادتی کرنے والا اس کے نہ دینے والے کی طرح ہے (گناہ میں)۔ (ابوداؤد، ترمذی)

اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیور سے کیوں نہ ہو، اس لئے کہ قیامت کے روز جہنم میں تم سب سے بڑی تعداد میں ہو گی۔ (ترمذی)

صدقۂ فطر (فطرہ) روزے کو لغو و بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کا ذریعہ اور غرباء و مساکین کے لئے اعانت کا سبب ہے۔ (ابوداؤد)

صدقات و خیرات (زکوٰۃ) یہ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے، یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کی مکافات کرتے تھے۔ (بخاری)

زکوٰۃ، خیرات اور صدقہ تندرست و توانا کے لئے جائز نہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

جو شخص لوگوں سے بھیک مانگتا ہے تاکہ مال بڑھ جائے وہ دوزخ کی آگ کے انگارے مانگ رہا ہے، اس کی مرضی چاہے کم مانگے یا زیادہ۔ (مسلم)

ایک شخص لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی)

روزانہ صبح کو دو فرشتے یہ دعا کرتے ہیں: ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما، دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو برباد کر دے۔ (بخاری و مسلم)

اے ابن آدم! تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

سخی اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب لوگوں سے قریب اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ (ترمذی)

بخیل اللہ جل شانہ سے دور، جنت سے دور اور دوزخ سے قریب ہوتا ہے۔ (ترمذی)

جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ پسند ہے۔ (ترمذی)

زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت انسان سو درہم خرچ کرے۔ (ترمذی)

موت کے وقت صدقہ و خیرات اور غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پیٹ بھرنے کے بعد بچی چیز کو صدقہ خیرات کرنے والا۔ (احمد، نسائی، دارمی، ترمذی)

مومن میں دو عادتیں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بداخلاقی۔ (ترمذی)

جنت میں کمینہ، بخیل اور احسان جتلانے والا ہرگز داخل نہیں ہو گا، (جب تک اس کی سزا نہ بھگت لے)۔ (ترمذی)

انسان میں سب سے بُری چیز شدید حرص اور زیادہ بزدلی کا ہونا ہے۔ (ابوداؤد)

سب سے آدمی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اس کے نام پر نہ دے۔

صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو اس لئے کہ مصائب و آفات اس کو پھلانگ نہیں سکتیں۔ (رزین)

مال میں صدقہ دینے سے کمی نہیں آتی۔ (مسلم)

عفو و درگزر سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت اور بڑھا دیتے ہیں۔ (مسلم)

اللہ کی خاطر تواضع سے اللہ تعالیٰ عفت و عزت بڑھا دیتے ہیں۔ (مسلم)

ہر نیک کام پر صدقہ کا اجر و ثواب ملتا ہے۔

تم کسی بھی اچھے کام کو معمولی مت سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ کوئی پودا یا کھیتی لگائے اور اس سے کوئی انسان یا پرندہ یا جانور کھائے مگر یہ کہ وہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے کرتے اس لئے دیکھا کہ اس نے درمیان راستے سے ایک ایذا پہنچانے والے درخت کو کاٹ دیا تھا۔ (مسلم)

صدقہ دینا پروردگار کے غضب کو ختم کرتا اور بری موت سے بچاتا ہے۔ (مسلم)

جو شخص بنجر زمین کو کاشت کرتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے اور اس سے جو کھائے گا اس پر اسے صدقہ کا اجر ملتا ہے۔ (دارمی)

☆☆..........☆☆

رشوت... ایک سنگین جرم

ڈاکٹر مفتی عمران الحق کلیانوی

اسلام نے ہر اس ذریعہ اکتساب کو منع اور حرام قرار دیا ہے جس میں کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ کمایا جائے۔ انہیں حرام ذرائع میں سے ایک نہایت قبیح ذریعہ اکتساب رشوت ہے، جو شریعت کی نظر میں انتہائی جرم ہے اور یہ جرم آج ہمارے معاشرے میں ناسور کی مانند پھیل چکا ہے، جس کا سد باب مسلمان معاشرے کے لئے ضروری ہے۔ درحقیقت ''جرم'' یا ''جریمہ'' عربی زبان میں ارتکاب گناہ کو کہا جاتا ہے۔ بقول شاعر:

''تعد علی الذنب ان ظفرت
به وان لاتجد ذنباً علی تجرم.''

ترجمہ: ''جب تمہیں موقع میسر آجاتا ہے تو گن گن کر مجھے قصوروار ثابت کرتے ہو اور جب کامیابی نہیں ہوتی تو مجھ پر تہمت لگاتے ہو۔''

''جریمۃ'' واحد ہے اور ''جرائم'' اس کی جمع ہے اور جرم کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ: شرعی لحاظ سے کوئی منع شدہ کام کا ارتکاب کرنا جس سے اللہ تعالیٰ نے حد یا تعزیر کے ذریعہ منع کر دیا ہو۔

رشوت کی لغوی تعریف

لفظ ''رشوۃ'' مأخوذ ہے ''رشاء'' سے، اور اس کا اطلاق عام طور پر اس رسی پر کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ کنویں کا پانی نکالا جاتا ہے۔

لیث کہتے ہیں کہ ''رشو'' یعنی رشوت کا فعل اور ''مرشاۃ'' یعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا اور فیصلہ میں انصاف سے ہٹ کر مدد کرنا۔

رشوت کی اصطلاحی تعریف:

بعض اہل علم نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

۱- ہر وہ مال جو بشرط اعانت خرچ کیا جائے۔

۲- ''رشوت'' وہ مال یا چیز ہے جو لینے والے کی طلب پر اس کے حوالے کی جائے۔

۳- رشوت وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کے لیئے دی جائے۔

۴- بطرس بستانی کے نزدیک: ''الرشوۃ ما یعطی لا بطال حق أو لاحقاق باطل''۔

قرآن حکیم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے کھانے کو منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یاایھا الذین آمنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل.''

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔''

امام بخاریؒ نے حضرت معقل بن یسارؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مامن وال یلی رعیۃ من المسلمین فیموت وھو غاش لھم الاحرم اللہ علیہ الجنۃ''

ترجمہ:۔ ''ہر وہ والی جو مسلمان رعایا کی نگرانی کرتا ہو، اگر اسکی موت اس حال میں آجائے کہ وہ لوگوں کے ساتھ دھوکہ فریب کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتا ہے۔''

ابن جریرؒ نے حضرت جابرؓ سے نقل فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: امراء کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔

کئی احادیث میں آپ ﷺ نے صراحتاً رشوت لینے دینے کو منع فرمایا ہے۔ بزار نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''الراشی والمرتشی فی النار''... رشوت دینے اور لینے والے دونوں دوزخی ہیں۔

طبرانی میں حضرت ابن عمرؓ سے آپ ﷺ کا ارشاد منقول ہے:

''لعن اللہ الراشی والمرتشی''

ترجمہ:۔ ''رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔''

حضرت ثوبانؓ نے ارشاد نبوی نقل کیا ہے:

''لعن اللہ الراشی والمرتشی والرائش الذی یمشی بینھما''

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ نے رشوت کھانے اور کھلانے والے اور جو دونوں کے درمیان معاملہ طے کراتا ہے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔''

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ امور سلطنت سے متعلقہ کسی کام کا جو شخص ذمہ دار ہوگا، اس کے لیے کسی قسم کا تحفہ قبول کرنے میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ ہاں اس منصب پر فائز ہونے سے قبل جس کسی سے اس کا یارانہ اور میل جول ہوگا، اس سے تحفہ قبول کرنا مستثنیٰ ہوگا۔

رشوت دینے کی چند ممکنہ صورتیں:

۱۔ حصول منصب کے لیے رشوت دینا۔

درحقیقت کوئی منصب اور ذمہ داری نااہل کے حوالے کرنے کو آپ ﷺ نے امانت کی بربادی سے تعبیر کیا ہے، اور امانت کو برباد کرنا حرام ہے۔

۲۔ادارے کی جانب سے رہائش کے حصول کے لیے رشوت دینا، خصوصاً جب کہ یہ ابھی اس کا استحقاق نہ رکھتا ہو۔

۳۔ملازمت برقرار رکھنے کے لیے رشوت دینا۔

۴۔غیرحق دار کو رشوت لے کر نوکری دینا۔

۵۔ کسٹم ڈیوٹی سے بچنے کے لیے رشوت دینا۔

۶۔سرکاری بلوں میں کٹوتی کے لیے رشوت دینا۔

۷۔ کسی ادارے کا کوئی ٹھیکہ حاصل کرنے کے لیے رشوت دینا۔

۸۔ گاڑی والے کا پولیس کو رشوت دینا۔

۹۔ایک شہر سے دوسرے شہر مال لے جانے پر رشوت دینا۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں اپنے مقصد کے حصول کے لئے اگر کوئی کہیں رشوت دے رہا ہے تو اس کی توبہ و استغفار کے ذریعے برأت کی کچھ گنجائش ہوسکتی ہے، لیکن لینے والا بہر صورت گنہگار رہوگا۔

دواء ساز کمپنی کا ڈاکٹر کو رشوت دینا:

یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ طب اور ڈاکٹری ایک ایسا شعبہ ہے جس میں ڈاکٹر کا مریض کی مصلحت اور خیرخواہی کو مدنظر رکھنا شرعی اور اخلاقی تقاضا ہے، اس کی بناء پر ڈاکٹر اور مریض کے معاملے کی ہر وہ صورت جو مریض کی مصلحت اور فائدے کے خلاف ہو یا جس میں ڈاکٹر اپنے پیشے یا مریض کے ساتھ کسی قسم کی خیانت یا بددیانتی کا مرتکب ہوتا ہو، وہ درست نہیں، لہٰذا اگر ڈاکٹر محض اپنے مالی فائدے یا کسی قسم کی ذاتی منفعت ہی کو ملحوظ رکھتا ہے اور مریض کی مصلحت اور فائدے سے صرف نظر کرتے ہوئے علاج تجویز کرتا ہے تو یہ دیانت کے خلاف ہے، جس کی وجہ سے ڈاکٹر گناہ گار ہوگا اور اگر صورتحال ایسی نہیں تو پھر ڈاکٹر گناہ گار نہیں ہوگا۔

اس تمہید کی روشنی میں اگر ڈاکٹر مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے کسی مخصوص کمپنی کی دوائی مریض کو لکھ کر دیتا ہے اور پھر اس کے بدلے دواء ساز کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹر کو جو کمیشن، یا تحائف وغیرہ کی صورت میں دیگر مراعات ملتی ہیں، ڈاکٹر کے لیے ان کا لینا جائز ہے، لیکن چند شرائط کے ساتھ:

۱۔ محض کمیشن، تحائف اور مراعات وسہولیات حاصل کرنے کی خاطر ڈاکٹر غیر معیاری وغیر ضروری ادویات تجویز نہ کرے۔

۲۔ کسی دوسری کمپنی کی دوائی مریض کے لیے زیادہ مفید ہونے کے باوجود خاص اس کمپنی ہی کی دوائی تجویز نہ کرے۔

۳۔دواء ساز کمپنیاں ڈاکٹر کو دیے جانے والے کمیشن، تحفہ تحائف اور مراعات کا خرچہ ادویات مہنگی کرکے مریض سے وصول نہ کریں۔

۴۔ کمیشن، تحفہ اور مراعات کی ادائیگی کا خرچہ وصول کرنے کے لیے ادویات کے معیار میں کمی نہ کریں۔

اگر ڈاکٹر، مریض کو کسی مخصوص کمپنی کی دوائی لکھ کر دیتے وقت ان شرائط کا لحاظ نہ رکھتا ہو تو ایسی صورت میں دواء ساز کمپنیوں کی طرف سے ملنے والے کمیشن، تحفہ تحائف یا دیگر مراعات وسہولیات کا لینا ڈاکٹر کے لیے جائز نہیں، یہ رشوت ہیں اور ناجائز ہیں۔

ہسپتال ولیباٹری والوں کا ڈاکٹر کو رشوت دینا:

بسا اوقات ڈاکٹر کسی مریض کو علاج کے لیے کسی پرائیویٹ ہسپتال بھیجتا ہے اور کبھی ٹیسٹ وغیرہ کے لیے کسی مخصوص لیباٹری یا الٹراساؤنڈ یا سی ٹی اسکین والے کے پاس بھیجتا ہے اور یہ لوگ اس کے بدلے ڈاکٹر کو کمیشن، تحفہ تحائف اور دیگر مراعات دیتے ہیں، اس صورت میں ڈاکٹر کا کسی مریض کو مخصوص لیباٹری یا ہسپتال کی طرف بھیجنا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے:

۱۔ڈاکٹر اپنے فہم وتجربہ کی روشنی میں ان کی طرف بھیجنا مریض کے لیے زیادہ مفید اور زیادہ تسلی بخش سمجھتا ہو۔

۲۔انہی سے علاج یا ٹیسٹ کرانے پر مریض کو مجبور نہ کیا جاتا ہو۔

۳۔ کمیشن فیصد کے اعتبار سے یا متعین رقم کی صورت میں طے نہ ہو۔

۴۔ کمیشن ادا کرنے کی وجہ سے لیباٹری یا ہسپتال والے مریض سے علاج اور ٹیسٹ کے سلسلہ میں کسی قسم کا دھوکہ نہ کرتے ہوں۔

۵۔اس کمیشن کی ادائیگی کا بوجھ ریٹ بڑھا کر مریض پر نہ ڈالا جائے، بلکہ کمیشن دینے والے اپنے حاصل شدہ نفع سے کمیشن ادا کریں۔

۶۔مریض کو بلا وجہ اور ضرورت سے زائد ٹیسٹ نہ دیئے جائیں۔

اگر ڈاکٹر مریض کو مخصوص ہسپتال یا لیباٹری کی طرف بھیجتے وقت ان درج بالا شرائط کا لحاظ نہ رکھتا ہو تو پھر ڈاکٹر کے لیے اس پر کمیشن، تحفہ تحائف یا دیگر مراعات وسہولیات وصول کرنا اور لیباٹری یا ہسپتال والوں کا یہ چیزیں ڈاکٹر کو دینا جائز نہیں، یہ رشوت ہیں اور ناجائز ہیں۔

☆☆..........☆☆

نامِ احمدؐ

اقبال سہیل اعظمی

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

ترے غلاموں میں بھی جو تیرا ہی عکس شانِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے اس کا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

ہر اک سویدائے دل سے پیدا جھلک محمدؐ کے میم کی ہو
دل اس کی خلوت سرا نہ بنتا جو نقش یہ مرتسم نہ ہوتا

نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

نہ کرتی خود شانِ کبریائی اگر تقاضائے خود نمائی
تو خاک کا ذرۂ محقر وجود سے متہم نہ ہوتا

سوائے صدیقؓ کون پاتا حضور انور کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بلند دیں کا علم نہ ہوتا

اریکہ آرائی نبوت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحی آسماں کا حضور پر مختتم نہ ہوتا

خلافت راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیب عثمانؓ
تو دفتر وحی آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا

زہے علوِ مقام حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبرؐ
کہ فتح ہوتا نہ حصنِ خیبر جو آج یہ ابن عم نہ ہوتا

29ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری

ٹنڈو آدم... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹/اپریل ۲۰۱۰ء بروز بدھ انتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء ایم اے جناح روڈ متصل جامع مسجد ختم نبوت میں بڑی آب و تاب سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی ابتدا مولانا قاری عبدالحمید اللہ حفظہ نے اپنی مسحور کن آواز میں تلاوت کلام پاک سے کی، ان کے بعد سندھ کے مایہ ناز نعت خواں الحاج امداد اللہ پھلپوٹو اور حافظ تاج محمد نے حمدیہ نعتیہ کلام پیش کیا۔ ان کے بعد بالترتیب مفتی محمد طاہر بالیجوی، مولانا اسد اللہ کھوڑو بھٹ شاہ، مولانا قاری کامران احمد حیدر آباد، مولانا صبغۃ اللہ جوگی، شیخ الحدیث مولانا غلام محمد سومرو سجاول، مفتی حفیظ الرحمٰن نے خطاب کئے، مجلس کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطبہ صدارت پڑھا، سابق وفاقی وزیر مملکت جناب ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی شرکت متوقع تھی لیکن اچانک بیرون ملک چلے جانے پر انہوں نے اپنے ٹیلیفونک خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ کام اللہ تبارک و تعالیٰ نصیبوں والوں سے لیتا ہے اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ یقین کر لیں کہ اللہ پاک ان سے راضی ہے، اس لئے کہ یہ کام اللہ لیتا اس سے ہے جس سے وہ راضی ہو اور اللہ ہمیں معاف فرمائے کہ جس سے وہ ناراض ہو جائے تو اس سے اس کام کی توفیق سلب فرما لیتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ قادیانیو! تمہارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا شعار اسلام کا استعمال کرنا چھوڑ دو اور یہی فیصلہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کی سپریم کورٹ کا ہے کہ تم اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا چھوڑ دو، بس آرام سے رہو۔ مفتی عبدالقیوم دین پوری، تحریک فدایان ختم نبوت کے صوبائی سیکریٹری جنرل علامہ عبدالغفار اویسی نے خطاب کیا، جبکہ کانفرنس میں مولانا محمود الحسن بنوری ٹاؤن، ختم نبوت کراچی کے ناظم رانا محمد انور، کراچی بار ایسوسی ایشن کے عہدیدار اور ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو ایڈووکیٹ، مفتی محمد نافع مصطفیٰ اللہ حفظہ پنو عاقل، مولانا اظہر الحسینی، مولانا محمد مبین ٹنڈو الہ یار، مولانا حبیب اللہ السندھی، مفتی محمد زاہد، مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد، جے یو آئی کے حاجی محمد ہاشم خاصخیلی، مولانا محمد عثمان سموں، جامعہ مدنیہ کے مفتی محمد امان اللہ بلوچ، شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالحی بروہی، قاری دھنی بخش لاشاری، حافظ ظہور احمد قادری کوٹری، جناب عبدالسمیع شیخ کمیٹ، مولانا ارشد مدنی، مولانا امجد مدنی نوابشاہ سے قافلوں کی صورت میں خصوصی طور پر شریک ہوئے جبکہ شہداد پور، ہالہ، میر پور خاص، کنری، جھڈو، بدین، لاڑکانہ، پڈعیدن، سانگھڑ، پیر جو گوٹھ، بھٹ شاہ، خیر پور، سکھر سمیت سندھ بھر کے علماء و مشائخ نے بھرپور شرکت کی، کئی علماء و خطباء نے اپنے وقت کی قربانی دیتے ہوئے سندھ کے مایہ ناز خطیب شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول والوں کو اپنا وقت دینا مناسب سمجھا۔ ان کے خطاب سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ولولہ انگیز خطاب میں کہا کہ ملک کے حالات انتہائی مخدوش ہوتے جا رہے ہیں، بیرونی مداخلت زور پکڑتی جا رہی ہے، اس صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے مسلم امت کو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے، ہر شخص دوسرے کے مسلک کا احترام کرے "اپنے مسلک کو نہ چھوڑو اور دوسرے کے مسلک کو نہ چھیڑو" پر عمل کیا جائے، جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری اور سچا نبی مانتا ہو وہ مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے ماننے والوں کے لئے کسی بھی طرح نرم گوشہ نہیں رکھ سکتا، انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ انتخاب میں ہم یہ مہم چلائیں گے کہ ہر مسلمان اپنے امیدوار سے اس بات کا عہد لے کر ووٹ دے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں کی حمایت نہیں کرے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار بن کر رہے گا، مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ توہین رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی کوئی ترمیم مسلمان برداشت نہیں کریں گے بلکہ اگر اس ایکٹ کو ختم یا اس کے نفاذ میں مشکلات پیدا کی گئیں تو خود حکومت کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی، اگر حکومت نے یہ قانون ختم کر دیا اور قانون نہ رہا یا اس میں مشکلات پیدا کی گئیں تو ظاہر ہے کہ عاشقان رسول خود میدان میں اتریں گے۔ اس لئے حکومت اپنے لئے مشکلات خود ہی پیدا نہ کرے اور کسی بھی اسلامی ایکٹ میں مداخلت سے باز رہے، انہوں نے کہا کہ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور ان کے رفقا کی شہادت کو ایک ماہ سے زیادہ وقت گزر گیا ہے لیکن ابھی تک مولانا کا نامزد ملزم گرفتار نہیں ہوا،

زید حامد جس نے مولانا کو فون کیا اور ہم نے یہ نمبر ایف آئی آر میں بھی دیا اور میں نے کراچی میں تمام میڈیا کو دکھایا، ہمارا کیس مضبوط ہے لیکن حکومت زید حامد کو گرفتار نہیں کررہی اور یہ شخص یوسف کذاب کا چیلا ہے اور اسی کو نبی مانتا ہے مسلمانوں کا ایمان خراب کرنے کے لئے یہ شخص میڈیا پر طالبان کی حمایت وغیرہ کرتا ہے میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اسلام کا نام لینے پر سوات والوں کا تو قیمہ بنادیا گیا اور زید حامد کھلم کھلا طالبان کی حمایت کرتا ہے اس کو کیوں چھوڑ اگیا؟ معلوم ہوا کہ یہ شخص خود ایجنسیوں کا کھڑا کیا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے اس نامزد ملزم سمیت دیگر قاتلوں کو گرفتار نہ کیا گیا تو ہم گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کا گھیراؤ کریں گے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ آخر میں، میں علامہ حمادی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن کی کوششوں اور کاوشوں سے امت میں ایک بہت بڑا فتنہ ریاض احمد گوہر شاہی سرنگوں ہوا اور سندھ نہیں بلکہ پورے ملک میں مولانا تحفظ ختم نبوت کی خاطر گستاخان رسول قادیانیوں پر کئی ایک مقدمات کی اب بھی پیروی کررہے ہیں، میں ان کی ہمت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو بھی ہوں کہ اللہ ان کی حفاظت فرمائے، اہلیان شہر کو کہتا ہوں کہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ان کے ہاتھ مضبوط کریں ورنہ قیامت میں کوئی بہانہ نہ چلے گا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی جبکہ نگرانی مجلس سندھ کے امیر حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے فرمائی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد راشد مدنی، محمد طاہر، حافظ محمد زاہد نے احسن طریقے سے انجام دیئے۔ کانفرنس کی سیکورٹی شبان ختم نبوت، جامعہ ندوۃ العلوم ختم نبوت کے طلبا کے ساتھ مقامی انتظامیہ نے نبھائی، آخر میں شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی نے سندھی زبان میں تحفظ ختم نبوت پر خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں کہ نبوت ختم اب ہدایت کا دروازہ بند ہوچکا بلکہ ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ اب قیامت تک نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جاری رہے گی کسی جھوٹے کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں، اب جو نبوت کا جھوٹا دعوے کرے یا جو اس جھوٹے سے دلیل مانگے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں ایک جیسے کافر ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی ختم نبوت اتنی واضح ہے کہ اس میں شک کرنے والا کافر ہوجاتا ہے۔ علماء نے تو لکھا ہے کہ اگر کسی کو آپ ﷺ کی نبوت کا علم نہ ہو، جانتا ہی نہ ہو تو یہ اس کا عذر نہیں بلکہ وہ کافر ہے، انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ قادیانیت کے خلاف اپنے گاؤں گوٹھوں میں کام کریں اور نگاہ رکھیں کہ کہیں کوئی قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں سرگرم تو نہیں، جب کوئی شخص اپنی بہن، بہو، بیٹی کی عزت پر حرف برداشت نہیں کرسکتا تو ہمارے لئے محمد عربی ﷺ اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہیں، ہم آپ کی توہین کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے، انہوں نے کہا کہ علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے گوہر شاہی کو سزا دلوائی، اس کا کفر عدالت میں ننگا کیا، لیکن اب دوبارہ اس کا فتنہ سر ابھار رہا ہے اور انجمن سرفروشان اسلام کے نام سے اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہورہا ہے حکومت پر لازم ہے کہ وہ اس تنظیم کو کالعدم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کرے۔ کانفرنس رات تین بجے شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں پیش کی گئی قراردادیں

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆...... پورے ملک میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز ارتدادی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

☆...... قادیانی لٹریچر جو خالصتاً کفر وارتداد پھیلا رہا ہے، اس پر پابندی لگائی جائے۔

☆...... قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆...... پاک فوج کا موٹو جہاد ہے اور قادیانی اپنے عقیدے کے طور پر جہاد کو حرام سمجھتے ہیں، لہٰذا دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت تمام قادیانیوں کو پاک فوج سے بے دخل کرے۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید سے لے کر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوریؒ تک تمام شہدائے ختم نبوت اور ان کے رفقائے کرام کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے تمام ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرکے ان ممالک کے سفرأ کو ناپسندیدہ قرار دے کر ملک بدر کیا جائے اور اپنے سفیروں کو متعلقہ ممالک سے واپس بلائے۔

☆...... یہ عظیم الشان اجتماع ٹنڈو آدم کی مقامی اور ضلعی انتظامیہ کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد میں اپنے حب نبی کا ثبوت دیتے ہوئے بھرپور تعاون کیا۔

☆...... یہ اجتماع سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ماتحت عدالتوں میں توہین رسالت، توہین قرآن اور امتناع قادیانیت لا کے تحت سالوں سے چلنے والے مقدمات فوری طور پر نمٹانے کے احکامات جاری کرے۔

☆...... مرتد کی شرعی سزا ملک میں فوری نافذ کی جائے۔ ☆☆

اسلام اور قادیانیت

ایک تقابلی جائزہ

قسط نمبر:۴ مولانا غلام رسول دین پوری

اسلامی عقیدہ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو یہود کے ناپاک ہاتھوں سے محفوظ و صحیح سالم بچا کر زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور اب تک وہاں زندہ ہیں۔ قیامت کے قریب زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے۔ دجال اکبر کو قتل کریں گے اور نکاح کریں گے۔ پھر انتقال فرمائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے۔

۱:... ’’وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً‘‘

(النساء:۱۵۷،۱۵۸)

ترجمہ: ’’(ہم نے یہود پر لعنت کی) بوجہ ان کے اس قول کے کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر لٹکایا۔ لیکن ان کو اشتباہ میں ڈال دیا گیا اور جو اس معاملہ میں اختلاف رکھتے ہیں وہ خود شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ لیکن انکل کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔‘‘

آیت مبارکہ میں یہود و نصاریٰ اور قادیانیت کی تردید ہے۔ یہود کا نظریہ یہ ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کردیا۔ نصاریٰ کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی۔ پھر تین دن بعد زندہ کرکے آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ قادیانیوں کا نظریہ (جیسا کہ آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے) یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے ہیں۔ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے ان سب کا رد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ سولی دیئے گئے۔ بلکہ میں نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ مذکورہ نظریات کے مالک سب غلطی پر ہیں۔ انکو کچھ علم نہیں۔ محض ان کے تخمینے اور انکل کی باتیں ہیں۔

۲:... ’’وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا‘‘

(النساء:۱۵۹)

ترجمہ: ’’کوئی اہل کتاب نہیں مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔‘‘

اس آیت مبارکہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں۔ ان کی وفات نہیں ہوئی۔ قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔ اس وقت انہیں دیکھ کر تمام جھٹلانے والے فرق باطلہ مان جائیں گے۔

۳:... ’’وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم‘‘ (الزخرف:۶۱)

ترجمہ: ’’اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً قیامت کی علامت ہیں۔ آپ اس کے متعلق شک میں نہ پڑیں۔ میری پیروی کیجئے! یہی سیدھا راستہ ہے۔‘‘

اس آیت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی ان بڑی علامات میں سے ہیں جن کا ظہور ابھی نہیں ہوا۔ قرب قیامت میں ان کا وقوع ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی قرب قیامت میں ہوگا۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ حیات و نزول عیسیٰ ابن مریم کا عقیدہ رکھنا اور اس پر قائم رہنا ہی صراط مستقیم ہے۔ جیسا کہ آیت مبارکہ میں صراط مستقیم کی تصریح بتلا رہی ہے۔ معلوم ہوا یہودی اور قادیانی صراط مستقیم سے منحرف اور ہٹے ہوئے ہیں۔

۱:... ’’عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء‘‘

(کنزالعمال ج۱۴ص۶۱۹)

ترجمہ: ’’حضرت ابن عباسؓ

روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اترے گا۔"

۲:..."عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء وامامکم منکم۔"

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص۴۲۴)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تمہارا (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تمہارے اندر مریم علیہا السلام کے بیٹے آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"

پہلی حدیث میں ینزل اور دوسری حدیث میں نزل کے الفاظ ہیں۔ یہ دونوں رفع (جو آیت "بل رفعه الله الیه" میں) کے مقابلہ میں ہیں۔ رفع سے مراد جسمانی رفع ہے تو اس کے مقابلہ میں نزول سے مراد بھی جسمانی نزول ہے، پیدا ہونا مراد نہیں۔ جیسا کہ قادیانی نزول کا معنی پیدا ہونا کرتے ہیں۔ لہٰذا مرزائی ترجمہ "کہ تم میں پیدا ہوں گے" غلط ہے اور خود غرضی پر مبنی ہے۔

نیز دونوں حدیثوں میں "من السماء" کا لفظ موجود ہے۔ یہ بھی بتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا۔ گویا فوت نہیں ہوئے۔ ابھی زندہ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔ قادیانی دھوکہ دیتے ہیں کہ آسمان سے نزول کا ذکر کہیں بھی نہیں۔ آپ مذکورہ دونوں حدیثوں کو اوران کے الفاظ مبارکہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں: "زمین پر اتریں گے چالیس، پینتالیس برس زندہ رہ کر وفات پائیں گے۔ مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں آپ ﷺ کے پاس دفن ہوں گے۔"

۳:..."عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری۔ فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر۔"

(مشکوٰۃ ص۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

"کوئی اہل کتاب نہیں مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔" (النساء:۱۵۹)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰ بیٹا مریم (علیہ السلام) کا زمین پر اترے گا۔ پس نکاح کرے گا اس کے اولاد ہوگی۔ پینتالیس برس رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے۔ میرے روضۂ اطہر میں میرے ساتھ دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک ہی روضۂ اطہر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے بیچ میں اٹھیں گے۔"

یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے، دوبارہ خود تشریف لائیں گے، کیونکہ روضۂ اطہر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

۴:..."عن الحسن قال قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ علیه السلام لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة۔"

(تفسیر ابن کثیر مع فتح ج۲ ص۴۰)

ترجمہ: "حضرت حسن بصریؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا۔ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمانے کے بعد حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔

۵:..."عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمراً او لیثنیھما۔"

(مسلم کتاب الحج ج۱ ص۴۰۸)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مریم علیہا السلام کے بیٹے "فج الروحا" سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔"

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ (حدیث نمبر۳،۴، ۵) سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

حدیث نمبر۳ سے: (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے۔ (۲) شادی کریں گے۔ (۳) اولاد ہوگی۔ (۴) ۴۵ برس کا عرصہ بعد از نزول زندہ رہیں گے۔ (۵) پھر

وفات ہوگی۔ (۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے روضہ اطہر میں دفن ہوں گے۔ (۷) بروز قیامت آپؐ کے ساتھ اٹھیں گے۔

حدیث نمبر۴ سے معلوم ہوا کہ: (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی فوت نہیں ہوئے۔ (۲) قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔

حدیث نمبر۵ سے: مقام ''فج روحاء'' سے حج یا عمرہ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ کر حج کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

قادیانیو! غور کرو کیا مذکورہ بالا علامات مرزا قادیانی ملعون میں پائی جاتی ہیں؟ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضۂ اطہر میں دفن ہونے اور حج یا عمرہ کرنے کی؟ اگر نہیں تو آیئے! آج ہی مرزا قادیانی ملعون پر لعنت بھیج کر تائب ہو جایئے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا شرعی حکم

چونکہ قرآن کریم کی کئی آیات مبارکہ، احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ واجماع امت سے حیات ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ثابت ہے۔ جس کا منکر کافر اور قطعی کافر ہے۔ حوالہ جات اور تفصیل کے لئے علماء کرام کی طرف رجوع فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۹) پر ایک حدیث ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ بعد کے نبی کا زمانہ بعثت پہلے نبی کے زمانہ بعثت سے نصف ہوتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بعثت ایک سو بیس برس ہوا اور میرا خیال ہے کہ میں ساٹھ برس کے (کسر حذف کر کے) شروع پر انتقال کرنے والا ہوں۔

دیکھئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر صاف بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک کے بارے میں ارشاد فرمائی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کل عمر مبارک (کسروں کو حذف کر کے) جو زمین پر گزرے گی وہ ایک سو بیس برس ہے۔ اس طرح کہ چالیس برس زمانہ بعثت سے قبل (کیونکہ آپ کی بعثت چالیس سال میں ہوئی اور یہی عمر انبیاء ورسل کی بعثت کی مقرر ہے) اور چالیس برس بعد از بعثت وقبل از رفع الی السماء زمین پر رہنے کی مدت یعنی اسی (۸۰) برس ہوگئے۔ معلوم ہوا آپ کا رفع الی السماء۔ اسی (۸۰) برس میں ہوا۔ (باقی ۳۳ برس کی عمر میں رفع الی السماء کسی مرفوع روایت سے ثابت نہیں بلکہ

> ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تمہارے اندر مریم علیہما السلام کے بیٹے آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''
> (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص۴۲۴)

نصاریٰ کا قول ہے جو قابل حجت نہیں) پھر آسمان سے نزول کے بعد چالیس برس (کسر حذف کر کے) زمین پر رہیں گے۔ یوں کل مدت زمین پر رہنے کی ۱۲۰ برس ہوئی۔

مرزا قادیانی ملعون ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مرا۔ (دیکھئے سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۰) قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں تو اوپر کنز العمال کی حدیث پاک میں انبیاء علیہم السلام کی عمروں کا جو ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔ اس ضابطے کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی نسبت مرزا قادیانی کی ۳۰ برس (بحذف کسر) یا ساڑھے اکتیس برس (حذف کسر کے بغیر) ہونی چاہئے۔ (یعنی نصف) جب کہ سیرۃ المہدی کے حوالے سے ۷۱ برس یا ۷۲ برس بنتی ہے۔ نیز قادیانی اسے مسیح موعود مانتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کل عمر مبارک (بحذف کسر) ایک سو بیس برس بنتی ہے۔ اگر یہ مسیح موعود ہے تو اس کی عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنسبت ساٹھ برس ہونی چاہئے۔ (یعنی نصف) واہ میرے اللہ تیری شان! کیسے مرزا قادیانی کو ایک ایک بات میں یہاں تک کہ عمر میں بھی جھوٹا ثابت کیا۔ واقعی قادیانیوں میں شرم وحیاء، خوف خدا نام کی کوئی چیز نہیں۔ اگر ہوتی تو کسی ریاضی پڑھنے والے اسکول یا مدرسہ کے طالب علم سے یہ حساب سمجھ کر مرزا قادیانی کی عمر کا پتہ لگاتے اور تائب ہو جاتے۔ ''ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ''

حیات مسیح اور عقل

بعض نیم مرزائی قرآن وحدیث آثار صحابہؓ وتابعین اور اجماع امت کے دلائل کے انبار سے تھک ہار کر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ عام عقلوں میں اور ہماری عقل میں نہیں سماتا۔

جواب: تو اس کے جواب میں مرزائیوں کے مرشد کا یہ حکم کافی ہے۔

> ''اگر قرآن وحدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۹۳)

مرزائی عقیدہ

حیات مسیح کا عقیدہ شرک ہے

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ ان کو زندہ سمجھنا شرک ہے اور قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف

نہ لائیں گے اور جو عیسیٰ ابن مریم نازل ہونے والے ہیں وہ میں (مرزا قادیانی ملعون) ہوں۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

۱..... ''ابن مریم مرگیا حق کی قسم۔''

(ازالہ اوہام ص۹۲۱، خزائن ج۳ ص۵۱۳)

۲..... ''تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہوگیا ہے۔''

(کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶)

دیکھئے مرزا قادیانی کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مخالفت کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں عیسیٰ بیٹا مریم علیہا السلام کا نازل ہوگا۔''

مرزا قادیانی ملعون آپؐ کے مقابلہ میں بک رہا ہے۔ ''ابن مریم مرگیا حق کی قسم۔'' اور یہی تاثر لوگوں کو دوسرے حوالہ میں دے رہا ہے۔ کیا اب بھی دجال وکذاب نہیں؟

۳..... ''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان ھو الاشرک عظیم'' یعنی یہ کہنا بے ادبی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، بلکہ عقیدہ حیات مسیح تو ایک شرک عظیم ہے۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰)

مرزا قادیانی ملعون نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس سے پہلے حیات مسیح علیہ السلام کا قائل تھا اور یہی عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھتا رہا تو خود مشرک ہوا۔ ملاحظہ ہو:

۱..... ''اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص۴۹۸، ۴۹۹ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

۲..... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جابیٹھے۔''

(براہین احمدیہ ص۳۶۱ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۴۳۱)

۳..... اور مرزا محمود قادیانی (بیٹا مرزا غلام احمد قادیانی) نے لکھا ہے کہ:

''حضرت نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر کیا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص۵۳)

''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً قیامت کی علامت ہیں۔ آپ اس کے متعلق شک میں نہ پڑیں۔ میری پیروی کیجئے! یہی سیدھا راستہ ہے۔''

(الزخرف:۶۱)

۴..... اور (حقیقت النبوۃ ص۱۴۲) پر لکھتا ہے کہ:

''جب حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت کردی اور حیات مسیح کے عقیدے کو مشرکانہ ثابت کردیا تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہو وہ مشرک اور قابل مؤاخذہ ہے۔''

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی بعثت سے پہلے بھی معصوم ہوتا ہے۔ کسی صغیرہ وکبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا اور بعثت کے بعد بھی مذکورہ بالا حوالہ جات سے مرزا قادیانی کا مشرک ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا نبی تو نبی، مرزا قادیانی کو ولی کہنا بھی ولایت کی توہین ہے۔ شاید کسی کو بی بی تمیزہ کے وضو کی کہانی یاد ہو۔ بس مرزا قادیانی کا حال بھی بی بی تمیزہ کے وضو کا حال ہے۔

بدیں عقل و دانش بباید گریست

مرزا قادیانی مسیح ابن مریم کیسے بنا؟

مرزا قادیانی کی کہانی مرزا قادیانی کی زبانی سنئے! اور سر دھنئے۔ لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے درد زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔''

(کشتی نوح ص۴۶، ۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

کاش قادیانی اور مرزائی اپنے مرشد کی کتابیں اور عبارتیں دیکھتے اور مرزا قادیانی کی اول فول وتلون مزاجی پڑھتے اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا دیکھتے تو کب سے توبہ کر چکے ہوتے۔ مگر کیا کریں ہدایت کے دروازے انہوں نے اپنے اوپر بند کر رکھے ہیں۔

اے اللہ! تو انہیں توبہ کی توفیق عطاء فرما۔

آمین ثم آمین • بحرمۃ النبی الصادق الامین ﷺ!

☆☆.........☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی

اپیل

ملک بھر کے علماء اور خطباء سے

جناب واجب الاحترام علماء کرام زید مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی، مرزائی اندر ہی اندر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں، میں آپ حضرات سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے خطرناک عزائم اور مکروہ چہرہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ فرمادیا کریں تاکہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کو ادا کرنے میں خدا کے ہاں اجر کے مستحق بن سکیں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون نمبر ۴۵۸۳۴۸۶